ISSN: 2410-9843

مسلسل اشاعت کے 23 سال

www.muqaami.pk

MONTHLY Muqaami Hakoomat LAHORE

ماہنامہ مقامی حکومت لاہور

چیف ایڈیٹر ڈاکٹر بلال ظفر

مینیجنگ ایڈیٹر نعیم ثاقب

277 | جلد نمبر 24 | شمارہ نمبر 1 | اکتوبر 2026ء





افسران کے تبادلے، انکوائریاں اور کارروائیاں

پنجاب میں کرپشن کے خلاف وزیراعلیٰ مریم نواز شریف کی احتساب مہم



نعیم ثاقب

پنجاب میں وزیراعلیٰ مریم نواز شریف کی ہدایت پر بدعنوانی، اختیارات کے ناجائز استعمال اور سرکاری وسائل کے خلاط استعمال کے خلاف احتسابی اقدامات تیز کیے گئے ہیں۔ اس مہم میں فوری انتظامی کارروائیوں کے ساتھ اینٹی کرپشن اسٹیبلشمنٹ کے ذریعے تحقیقات محکمانہ انکوائریاں اور مختلف محکموں میں افسران و اہلکاروں کے خلاف کارروائیاں شامل ہیں۔ حکومت نے اس پالیسی کو کرپشن کے خلاف زیرو ٹالرنس کا حصہ قرار دیا ہے۔ وزیراعلیٰ پنجاب نے حالیہ کارروائیوں میں جہلم کے ڈپٹی کمشنر میر رضا اوزگن کو وزیراعلیٰ کے دورے کے باعث امتحانات ملتوی کرنے کی کوشش پر عہدے سے ہٹا دیا، جبکہ جھنگ کے ڈپٹی کمشنر بابر صاحب دین کو پجیرا کی گاڑی نجی جیپ ریلی میں استعمال ہونے پر برطرف کیا گیا۔ خانیوال کی سابق ڈپٹی کمشنر ملیحہ راشد کے خلاف اکبر بازار کی تزئین و آرائش کے منصوبے میں مبینہ مالی بے ضابطگیوں پر اینٹی کرپشن انکوائری جاری ہے۔ محکمہ اوقاف کے سابق سیکریٹری ڈاکٹر طاہر رضا بخاری کے خلاف بھی وقف املاک کی الاٹمنٹ اور استعمال میں مبینہ بے ضابطگیوں پر محکمانہ تحقیقات شروع کی گئی ہیں۔ اس مہم کا ایک اہم پہلو اینٹی کرپشن اسٹیبلشمنٹ پنجاب کی صوبہ گیر کارروائیاں ہیں۔ 15 نومبر 2026 کی رپورٹ کے مطابق ادارے نے 24 اگست سے جاری مہم کے دوران کرپشن کے الزامات میں 723 افراد کو گرفتار کیا۔ ان میں 408 سرکاری ملازمین مبینہ طور پر رشوت لیتے ہوئے رنگے ہاتھوں پکڑے گئے، جبکہ 315 افراد کو تحقیقات کے بعد گرفتار کیا گیا۔ ریونیو کے شعبے میں بھی بڑے پیمانے پر انتظامی تبدیلیاں کی گئیں۔ ستمبر میں ایک ہی روز 3 ہزار سے زائد پٹواریوں کے تبادلے کیے گئے، جنہیں حکومتی ذرائع نے بدعنوانی پر قابو پانے اور نظام مال میں بہتری کی کوشش قرار دیا۔ محکمہ اوقاف میں بھی احتسابی کارروائیوں کی مثالیں سامنے آئی ہیں۔ سابق سیکریٹری ڈاکٹر طاہر رضا بخاری کے خلاف نیلا گنبد میں سرکاری طور پر مختص خطیب کی رہائش گاہ کی مبینہ غیر قانونی الاٹمنٹ اور 81 لاکھ 62 ہزار روپے کے معاوضے کی ادائیگی کے معاملے پر پیڈا ایکٹ کے تحت کارروائی شروع کی گئی۔ نومبر میں صوفی آباد، فیروز پور روڈ پر وقف اراضی کی مبینہ غیر قانونی نیلامی اور تجارتی استعمال میں تبدیلی کے معاملے پر ان سمیت 10 افسران کے خلاف بھی انکوائری کا حکم دیا گیا۔ ان اقدامات سے ظاہر ہوتا ہے کہ احتساب کا دائرہ صرف رشوت لینے والے اہلکاروں تک محدود نہیں بلکہ انتظامی اختیارات کے استعمال، سرکاری وسائل، ترقیاتی منصوبوں اور عوامی خدمات کی فراہمی تک پھیلایا جا رہا ہے۔ تاہم احتسابی مہم کی اصل کامیابی صرف گرفتاریوں یا انکوائریوں کی تعداد سے نہیں بلکہ تحقیقات، الزامات کے منصفانہ تعین، سرکاری نقصان کی وصولی اور قانونی کارروائی کے منطقی انجام سے جانچی جائے گی۔

> احتساب کا دائرہ صرف رشوت لینے والے اہلکاروں تک محدود نہیں بلکہ انتظامی اختیارات کے استعمال، سرکاری وسائل، ترقیاتی منصوبوں اور عوامی خدمات کی فراہمی تک پھیلایا جا رہا ہے۔



ضروری ہے کہ ہر افسر کو صفائی کا پورا موقع ملے اور کسی کے خلاف کارروائی محض الزام کی بنیاد پر حتمی سزا نہ سمجھی جائے۔ پنجاب میں کرپشن کے خلاف یہ مہم ایک اہم انتظامی اقدام ہے، لیکن اسے مستقل نظام میں تبدیل کرنا ہوگا۔ شفاف بھرتیوں، موثر نگرانی، ڈیجیٹل ریکارڈ، شہری شکایات کے فوری ازالے اور ادارہ جاتی جواب دہی کے بغیر بدعنوانی کا خاتمہ ممکن نہیں۔ اصل مقصد ایسا نظام قائم کرنا ہونا چاہیے جہاں سرکاری عہدہ اختیار نہیں بلکہ عوامی خدمت اور جواب دہی کی ذمہ داری ہو۔

نئے صوبے، انتظامی یونٹس یا بہتر حکمرانی؟

سندھ کی وحدت، کراچی کی محرومی اور پیپلز پارٹی کے اندازِ حکمرانی کا امتحان



شہریار جنجوعہ

ملک میں نئے صوبوں کا مطالبہ کوئی نیا سیاسی نعرہ نہیں، تاہم حالیہ دنوں میں اس بحث نے دوبارہ شدت اختیار کر لی ہے۔ سندھ اسمبلی میں کئی روز تک نئے صوبوں اور انتظامی یونٹس کے قیام پر بحث ہوئی۔ حکمران پاکستان پیپلز پارٹی نے سندھ کی تقسیم مسترد کی، جبکہ اپوزیشن نے نئے انتظامی یونٹس کی ضرورت پر زور دیتے ہوئے بدانتظامی، بدعنوانی اور اختیارات کی مرکزیت پر سوالات اٹھائے۔ 3 ستمبر 2026 کو سندھ اسمبلی نے نثار احمد کھوڑو کی پیش کردہ قرارداد متفقہ طور پر منظور کی، جس میں سندھ کی علاقائی سالمیت برقرار رکھنے اور صوبے کی تقسیم یا حدود میں تبدیلی کی تجاویز مسترد کی گئیں۔ قرارداد میں وفاق، پارلیمان اور سیاسی جماعتوں سے بھی اس مؤقف کا احترام کرنے کا مطالبہ کیا گیا۔ پیپلز پارٹی کے نزدیک سندھ کی وحدت ایک واضح سیاسی عہد ہے۔ لاڑکانہ میں منعقدہ ایک سیمینار میں بھی پارٹی رہنماؤں نے نئے صوبوں کی مخالفت کرتے ہوئے مؤقف اختیار کیا کہ اس سے ملک کے مالی وسائل پر مزید بوجھ پڑ سکتا ہے۔ تاہم اس بحث کا دوسرا رخ بھی اہم ہے۔ اگر سندھ تقسیم نہیں ہونا چاہیے تو کیا موجودہ صوبے میں بہتر حکمرانی، مساوی ترقی اور مؤثر مقامی حکومت یقینی بنائی جا رہی ہے؟ کراچی اس سوال کی نمایاں مثال ہے۔ عالمی بینک کے مطابق شہر کی پانی کی طلب کا صرف تقریباً 55 فیصد پورا ہوتا ہے، جبکہ پانی کے نظام میں تقریباً 50 فیصد پانی چوری ہو جاتا ہے۔ کے فور منصوبہ بھی تاخیر اور لاگت میں اضافے کا شکار رہا ہے۔ اب اس کی تکمیل کے لیے مرحلے کی گنجائش 260 ملین گیلن یومیہ مقرر کی گئی ہے۔ ٹرانسپورٹ کا بحران بھی حکمرانی کے مسائل کو نمایاں کرتا ہے۔ یونیورسٹی روڈ پر ریڈ لائن بی آر ٹی کی طویل تعمیر نے شہریوں کو مشکلات سے دوچار رکھا۔ منصوبے کے ایک اہم حصے کا معاہدہ ختم ہوا، جسے ڈسپیوٹ ریزولوشن بورڈ نے غیر قانونی قرار دیا۔ منصوبے کی عملدرآمد صلاحیت پر سوالات اٹھے اور سندھ ہائی کورٹ کو سڑک کی بحالی اور منصوبے کی تکمیل کے معاملے میں مداخلت کرنا پڑی۔ یہ مسائل صرف کراچی تک محدود نہیں۔ سندھ کے مختلف علاقوں میں پانی، صحت، تعلیم، روزگار، سڑکوں اور شہری سہولیات کی فراہمی میں نمایاں تفاوت موجود ہے۔ جب شہری محسوس کریں کہ فیصلے ان کے قریب نہیں ہو رہے، مقامی حکومتیں مالی اور انتظامی طور پر بااختیار نہیں اور ترقیاتی منصوبے برسوں تک مکمل نہیں ہوتے تو انتظامی تبدیلی کا مطالبہ محض سیاسی نعرہ نہیں رہتا بلکہ حکمرانی کا سوال بن جاتا ہے۔ روزگار اور کوٹے کا مسئلہ بھی شہری و دیہی سندھ کے درمیان اعتماد کے بحران میں اہم کردار ادا کرتا ہے۔ سرکاری ملازمتوں میں میرٹ، ڈومیسائل اور کوٹے کے اطلاق سے متعلق تنازعات اس بات کی ضرورت اجاگر کرتے ہیں کہ مواقع کی منصفانہ تقسیم پر عوام کا اعتماد بحال کیا جائے۔ بنیادی نکتہ یہ ہے کہ نئے صوبے بنانا یا نہ بنانا ایک آئینی اور سیاسی فیصلہ ہے، لیکن بہتر حکمرانی ایک انتظامی ضرورت ہے۔ سندھ کی تقسیم کی مخالفت کرنے والی حکومت کے لیے اصل امتحان یہ ہے کہ وہ کراچی سمیت صوبے کے ہر علاقے کو مساوی ترقی، بہتر خدمات اور مؤثر سیاسی و انتظامی نمائندگی فراہم کرے۔ مقامی حکومتوں کو مضبوط کیے بغیر یہ خلا پُر نہیں ہو سکتا۔ اختیارات، وسائل اور ذمہ داریاں نچلی سطح تک منتقل کیے بغیر ترقیاتی منصوبوں کے فوائد عام شہریوں تک نہیں پہنچ سکتے۔ اگر سندھ کی وحدت سب کے لیے مقدم ہے تو اسے قراردادوں اور سیاسی بیانات کے بجائے مساوی ترقی، شفاف روزگار، بااختیار مقامی حکومتوں، بروقت منصوبوں اور مؤثر شہری خدمات سے مضبوط کرنا ہوگا۔ بصورت دیگر نئے صوبوں کا مطالبہ بار بار سامنے آتا رہے گا، کیونکہ بعض اوقات انتظامی تقسیم کا مطالبہ دراصل اختیارات اور وسائل کی منصفانہ تقسیم کا مطالبہ بھی ہوتا ہے۔

> نئے صوبے بنانا یا نہ بنانا ایک آئینی اور سیاسی فیصلہ ہے، لیکن بہتر حکمرانی ایک انتظامی ضرورت ہے۔

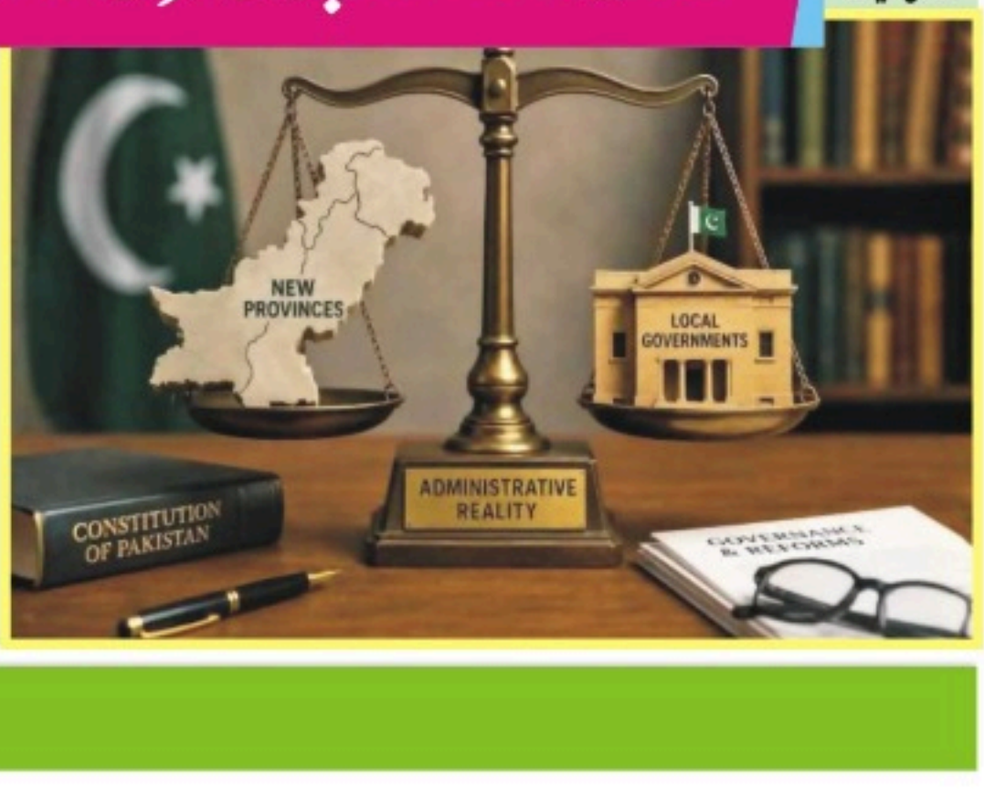

مقامی حکومت
(ماہنامہ)
برائے رابطہ:
واٹس ایپ: 0300-8400373
ای میل: muqaami@hotmail.com
رابطہ آفس: D/1-65، جوہر ٹاؤن، لاہور
قیمت فی شمارہ: 50 روپے زرسالانہ: 1000 روپے
ایڈیٹر و پبلشر محمد بلال ظفر نے وائی پرنٹرز سے چھپوا کر ماڈل ٹاؤن لاہور سے شائع کیا۔

ریذیڈنٹ ایڈیٹر (کراچی)
شہریار جنجوعہ
ریذیڈنٹ ایڈیٹر (لاہور)
محمد یاسین ظفر

پنجاب کی احتساب مہم: دیگر صوبوں کے لیے اچھی طرزِ حکمرانی کی مثال

اداریہ

حکمرانی کا اصل معیار صرف ترقیاتی منصوبوں اور اعلانات سے نہیں بلکہ سرکاری اختیارات کے ذمہ دارانہ استعمال، شفافیت اور جواب دہی سے طے ہوتا ہے۔ پنجاب حکومت کی جانب سے وزیراعلیٰ مریم نواز شریف کی ہدایت پر بدعنوانی، اختیارات کے ناجائز استعمال اور سرکاری وسائل کی خلاف ورزیوں کے خلاف جاری کارروائیاں اسی سمت میں ایک اہم پیش رفت ہیں۔ جہلم اور جھنگ کے ڈپٹی کمشنرز کے خلاف انتظامی کارروائی، خانیوال میں ترقیاتی منصوبے کی مبینہ مالی بے ضابطگیوں کی تحقیقات، محکمہ اوقاف کے سابق افسران کے خلاف انکوائریاں اور اینٹی کرپشن اسٹیبلشمنٹ کی صوبہ گیر کارروائیاں اس مہم کی نمایاں مثالیں ہیں۔ ہزاروں پٹواریوں کے تبادلے اور مختلف محکموں میں احتسابی اقدامات بھی اس بات کی نشاندہی کرتے ہیں کہ سرکاری مشینری کی کارکردگی کو سیاسی یا انتظامی عہدے سے بالاتر ہو کر جانچنے کی کوشش کی جارہی ہے۔ اس مہم کا اہم پیغام یہ ہے کہ کوئی افسر سرکاری وسائل کو ذاتی یا غیر متعلقہ مقاصد کے لیے استعمال کرنے، شہریوں کو غیر ضروری مشکلات میں ڈالنے یا عوامی خزانے کو نقصان پہنچانے کا مجاز نہیں ہونا چاہیے۔ یہی اصول اچھی حکمرانی اور مؤثر عوامی خدمت کی بنیاد ہے۔ تاہم احتساب کی کامیابی صرف تبادلوں، گرفتاریوں اور انکوائریوں کی تعداد سے نہیں بلکہ شفاف تحقیقات، منصفانہ کارروائی، سرکاری نقصان کی وصولی اور ذمہ داروں کو قانون کے مطابق سزا دینے سے ثابت ہوگی۔ محض الزامات کی بنیاد پر کسی کو مجرم قرار دینے کے بجائے ہر فرد کو صفائی کا مناسب موقع دینا بھی ضروری ہے۔ سندھ، خیبر پختونخوا اور بلوچستان سمیت دیگر صوبائی حکومتیں پنجاب کے اس تجربے سے یہ سبق لے سکتی ہیں کہ احتساب کسی سیاسی مخالف کے خلاف کارروائی نہیں بلکہ پورے سرکاری نظام کی اصلاح کا ذریعہ ہونا چاہیے۔ اگر یہ مہم مستقل، غیر امتیازی اور ادارہ جاتی شکل اختیار کرتی ہے تو نہ صرف عوام کا ریاستی اداروں پر اعتماد بڑھے گا بلکہ سرکاری خدمات کی فراہمی بھی بہتر ہو سکے گی۔ اچھی حکمرانی کا تقاضا ہے کہ قانون سب کے لیے یکساں ہو، سرکاری عہدہ جواب دہی سے مستثنیٰ نہ ہو اور عوامی وسائل کو عوام ہی کی خدمت کے لیے استعمال کیا جائے۔

پنجاب کے معدنی ذخائر: مقامی معاشی خوشحالی کی ضمانت

تحریر۔۔۔ محمد یٰسین ظفر

وزیراعلیٰ پنجاب مریم نواز شریف نے اسلام آباد میں پاکستان منرلز انویسٹمنٹ فورم 2026 میں اپنے خطاب کہا کہ پنجاب کے معدنی وسائل کو مشترکہ دولت اور مشترکہ خوشحالی میں بدلنا چاہتے ہیں۔ پنجاب کے دریاؤں میں سونا بہہ رہا ہے۔ پاکستان کے لوگوں میں بے پناہ صلاحیتیں اور زمین میں غیر معمولی دولت موجود ہے۔ پاکستان خود سونے کا خزانہ ہے یہ دولت صرف برسر زمین ہی نہیں بلکہ زمین کے نیچے بھی موجود ہے۔ پاکستان کی قدرتی معدنی دولت کو حقیقی معاشی خوشحالی میں تبدیل کرنے کی ضرورت ہے۔ پنجاب کی سرزمین میں معدنی دولت کبھی مسئلہ نہیں، اصل مسئلہ زمین کیا اوپر بدانتظامی اور انتشار تھا۔ وزیراعلیٰ مریم نواز شریف نے کہا کہ چند انتظامی خامیوں کو دور کرنے اور نظام کو بہتر بنانے کیلئے اقدامات کے حیرت انگیز نتائج سامنے آئے۔ وزارت اعلیٰ سنبھالی تو محکمہ معدنیات کا ریونیو 10 ارب تک تھا لیکن ڈھائی سال میں محکمہ معدنیات کا ریونیو 40 ارب ہو چکا ہے۔ نظام کی خامیوں کو دور کر کے معاملات کو درست انداز میں آگے بڑھائیں گے تو 40 ارب بھی محض آغاز ہے۔ انہوں نے کہا کہ زمرد، سنگ مرمر، گرینائٹ، سونا، گلابی یا عام نمک سمیت پنجاب ہر قسم کے قدرتی وسائل سے مالا مال سرزمین ہے۔ پنجاب چنیوٹ میں 26 کروڑ 15 لاکھ ٹن آئرن کے ذخائر موجود ہیں۔ پنک سالٹ پہلے خام شکل میں برآمد کیا جاتا تھا، ویلیو ایڈیشن کرنے سے اس کی آمدن میں نمایاں اضافہ ہوا۔ وزیراعلیٰ مریم نواز شریف نے اپنے خطاب میں بتایا کہ میانوالی اور اٹک کے علاقے کے دریاؤں میں موجود سونے کی مقدار کا سروے اور سٹڈیز کی جارہی ہیں۔ دریاؤں میں سونا ہی نہیں بلکہ ساتھ بہہ کر آنے والی ریت میں نایاب زمینی عناصر، معدنیات اور دھاتیں بھی پائی جاتی ہیں۔ پنجاب کے دریاؤں میں بہنے والی دولت کے ذریعے ہم بہت کچھ کر سکتے ہیں۔ پنجاب میں موجود معدنی ذخائر سے فائدہ اٹھانے کے لئے بین الاقوامی شراکت داروں کے منتظر ہیں۔ پنجاب کے چیف ایگزیکٹو کی حیثیت سے سرکایہ کاری کے لئے سازگار ماحول اور سہولتیں مہیا کرنا فرض سمجھتی ہوں۔ پنجاب میں سرخ فیتہ اور غیر ضروری رکاوٹیں ختم کر کے ون ونڈو فیسلیٹیشن متعارف کرایا گیا ہے۔ اب پنجاب میں سرمایہ کاروں کو ایک جگہ سے دوسری جگہ بھٹکنا نہیں پڑتا۔ وزیراعلیٰ مریم نواز شریف نے کہا کہ سرمایہ کاری کے لئے بڑے پیمانے پر ثبت تبدیلیاں اور سہولتیں متعارف کرائی جارہی ہیں۔ کیپٹل انویسٹمنٹ کو کم کرنے کے لئے سرمایہ کاروں کو لینڈ لیز اینگریمنٹ میں خصوصی رعایت دی جارہی ہیں۔ کیپٹل انویسٹمنٹ کو کم کرنے کا مقصد یہ ہے کہ سرمایہ کاروں کا سرمایہ منجمد زمین میں ہی نہ اٹک جائے۔ سرمایہ کاروں کو 5-ارب تک بلاسود لون بھی فراہم کر رہے ہیں، سود حکومت پنجاب ادا کرے گی۔ توانائی اور ایندھن کی لاگت بچانے کے لئے سرمایہ کاروں کو انڈسٹریل اسٹیلس سولر بیڈز مہیا کئے جارہے ہیں۔ وزیراعلیٰ مریم نواز شریف نے کہا کہ ضلع خوشاب میں واقع انڈسٹریل اسٹیٹ میں کسٹم ڈیوٹی معاف کی جارہی ہے۔ ون ونڈو آپریشن کے تحت پیشگی منظوری کی بجائے لائسنس اور رجسٹریشن وغیرہ کا عمل شروع کرنے پر بھی لئے جاسکتے ہیں۔ پنجاب میں پہلی مرتبہ وسیع و عریض رقبے پر محیط منرل پراسیسنگ زون مختص کیا گیا ہے۔ انتہائی معمولی ماہانہ لیز پر 15 سال کے لئے انڈسٹریل اراضی فراہم کی جائے گی۔ ایکسپورٹ اور ایڈیڈ ویلیو برآمدات کے لئے مختص صنعتوں کو عالمی مالی معاونت کے ساتھ ساتھ 100 ملین روپے کے قرضے بھی دیئے جارہے ہیں۔ 100 ملین سے 3 ارب کے قرضے پر 3 فیصد اور 3 سے 5 ارب روپے کے قرضوں پر صرف 5 فیصد مارک اپ لاگو ہوگا۔ وزیراعلیٰ مریم نواز شریف نے کہا کہ پنک سالٹ کی ویلیو ایڈیشن کے لئے مالی معاونت کی جارہی ہے۔ پنک سالٹ ویلیو ایڈڈ پراڈکٹ کے لئے 50 ملین تک بلاسود قرضے آسان اقساط میں 5 سال کے لئے دیئے جارہے ہیں۔ پنک سالٹ ویلیو ایڈڈ پراڈکٹ کے لئے منافع کی شرح 55 فیصد تک پہنچ سکتی ہے۔ پنک سالٹ ویلیو ایڈیشن کے لئے مخصوص پارک میں قائم کیا گیا ہے۔ راک سالٹ اوبے کی کان پلیسر گولڈ اور تعمیراتی سامان جیسی سٹریٹجک معدنیات کی فزیبلٹی مکمل ہو چکی ہے۔ وزیراعلیٰ مریم نواز شریف نے کہا کہ پنجاب میں موٹروے ایکسپریس ویز اور ہائی ویز رابطہ سڑکوں کا دیگر موصلاتی نیٹ ورک موجود ہے۔ پنجاب میں سرمایہ کاروں کو انفراسٹرکچر کے حوالے سے کسی قسم کی دشواری کا سامنا نہیں کرنا پڑتا۔ پنجاب میں سرمایہ کاروں کے لئے تمام سہولیات ڈیجیٹلائزڈ اور آن لائن محض ایک بٹن کی دوری پر ہیں۔ پنجاب میں بزنس ورک آرڈر تجدید لائسنسنگ اور دیگر فیسوں کا نظام آن لائن ہے۔ پنجاب میں سیکشنل لیسٹرز وغیرہ کا سسٹم بھی فیس لیس اور آن لائن ہے۔ ڈیجیٹلائزڈ نگرانی اور مانیٹرنگ کے لئے ڈرون استعمال کئے جارہے ہیں۔ پنجاب میں کوئلے گرینائٹ، پنک سالٹ اور راک سالٹ کے ذخائر موجود ہیں۔ کان کنی کے شعبے میں ٹیکنالوجی، شفافیت اور ماحولیاتی تحفظ کو ترجیح دی جارہی ہے۔ وزیراعلیٰ مریم نواز شریف نے کہا کہ پاکستان ایک ذمہ دار اور ترقی پسند ملک کے طور پر تمام اقدامات کر رہا ہے۔ طویل المدتی شراکت داری کے لئے پنجاب میں سرمایہ کاری کا تحفظ اور اچھے منافع کی ضمانت دیں گے۔ پاکستان کے 65 فیصد نوجوان آبادی کا قابل قدر اثاثہ ہیں، ہم ایک تعمیری اور نتیجہ خیز مستقبل کا آغاز کرنے جارہے ہیں۔ وزیراعلیٰ مریم نواز شریف کا پاکستان منرلز انویسٹمنٹ فورم میں پرتپاک خیر مقدم کیا گیا۔ وزیراعلیٰ مریم نواز شریف نے معدنیات نمونے بھی بطور گفٹ پیش کئے۔

فہرست

1 پنجاب میں کرپشن کے خلاف وزیراعلیٰ مریم نواز شریف کی احتساب مہم
2 ایڈیٹوریل
3 امریکہ کا سب سے بڑا شہر، نیویارک سٹی
4 ورلڈ اکنامک فورم نے پاکستان میں 16 نئے صوبوں اور انتظامی یونٹس کی مشروط حمایت کردی
5 نہرِ خیام پر تعمیرات کا معاملہ سٹی کونسل میں پہنچ گیا، کے ایم سی سے منصوبے کی تفصیلات طلب
6 سندھ میں پانی، زراعت اور انفرااسٹرکچر کے شعبوں میں چینی سرمایہ کاری
7 اسلام آباد کے دیہی علاقوں میں صفائی اور کچرا اٹھانے کا منصوبہ شروع
8 لاہور دنیا کا آلودہ ترین بڑا شہر قرار
9 سرکاری اسپتالوں میں پرچی سسٹم چار ہفتوں میں ختم کرنے کا حکم
10 نیب کا کرپشن کیسز کی حد 50 کروڑ سے کم کر کے 5 کروڑ روپے کرنے کا مطالبہ
11 پنجاب میں جرائم پر قابو پانے میں ناکامی
12 پنجاب کا 2 ہزار ارب روپے کا معاشی منصوبہ

سندھ میں نئے صوبے کی تشکیل کا راستہ بند ہو چکا ہے: نثار کھوڑو

لاڑکانہ

پاکستان پیپلز پارٹی سندھ کے صدر نثار احمد کھوڑو نے کہا ہے کہ سندھ اسمبلی نے نئے صوبوں کے خلاف متفقہ قرارداد منظور کر کے صوبے میں نئے صوبے کی تشکیل کا آئینی راستہ بند کر دیا ہے۔ پی ایس 15 میرو خان کے مختلف دیہات میں ترقیاتی اسکیموں کے افتتاح کے بعد میڈیا سے گفتگو کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ نئے صوبے بنانے کا اختیار متعلقہ صوبائی اسمبلیوں کے پاس ہے، پارلیمنٹ کے پاس نہیں۔ کسی نئے صوبے کے قیام کے لیے متعلقہ اسمبلی کی دو تہائی اکثریت سے قرارداد ضروری ہے۔ نثار کھوڑو نے کہا کہ سندھ اسمبلی نئے صوبوں اور انتظامی یونٹس کے خلاف چھ مرتبہ قراردادیں منظور کر چکی ہے اس لیے اس بحث کو ختم ہونا چاہیے۔ ان کا کہنا تھا کہ اگر نئے صوبے بنانے ہیں تو گلگت بلتستان اور پنجاب میں بنائے جائیں۔ انہوں نے کہا کہ سندھ حکومت نے بلدیاتی نمائندوں کو نچلی سطح پر عوامی مسائل حل کرنے کے لیے بااختیار بنایا ہے۔ صوبے کی تمام مقامی کونسلوں کو سالانہ 150 ارب روپے سے زائد ادائیگی فراہم کیا جاتا ہے، جبکہ ہر یونین کونسل کو مقامی ترقیاتی کاموں کے لیے ماہانہ 10 لاکھ روپے دیے جاتے ہیں۔ انہوں نے سوال کیا کہ جن صوبوں میں بلدیاتی نظام موجود نہیں اور انتخابات نہیں ہوئے وہاں اس معاملے پر کوئی سوال کیوں نہیں اٹھاتا؟

کراچی

امیر جماعت اسلامی پاکستان حافظ نعیم الرحمٰن نے چیئرمین نیو کراچی ٹاؤن محمد یوسف کے ہمراہ ناتھ کراچی سیکٹر A-11 میں تزئین و آرائش کے بعد گل لالہ پارک کا افتتاح کر دیا۔ 22 اکتوبر 2026 کو منعقدہ افتتاحی تقریب میں امیر جماعت اسلامی ضلع شمالی طارق مجتبیٰ، ڈاکٹر شکیل احمد، جے آئی قیادت کے نمائندوں، وائس چیئرمین نیو کراچی ٹاؤن شعیب بن ظہیر، یونین چیئرمین 12 عظیم ٹاؤن کونسلرز، جماعت اسلامی کے رہنماؤں اور علاقہ مکینوں نے شرکت کی۔ تقریب سے خطاب کرتے ہوئے حافظ نعیم الرحمٰن نے کہا کہ جماعت اسلامی کو جب بھی کراچی کی خدمت کا موقع ملا اس نے شہر کی تعمیر و ترقی کو ترجیح دی۔ انہوں نے کہا کہ اگر سابق سٹی ناظم کراچی نعمت اللہ خان کی ترقیاتی پالیسیوں اور منصوبہ بندی کو تسلسل کے ساتھ آگے بڑھایا جاتا تو آج کراچی پانی کے شدید بحران سے دوچار نہ ہوتا۔ ان کا کہنا تھا کہ K-4 منصوبہ نعمت اللہ خان کے دور میں کراچی کی مستقبل کی ضروریات کو مدنظر رکھتے ہوئے شروع کیا گیا تھا، تاہم بعد کی حکومتوں نے اسے نظر انداز کیا، جس کے باعث آج لاکھوں شہری پانی کی قلت کا سامنا کر رہے ہیں۔ حافظ نعیم الرحمٰن نے کہا کہ محدود وسائل اور مالی مشکلات کے باوجود جماعت اسلامی کے زیر انتظام ٹاؤنز میں ریکارڈ ترقیاتی کام کیے جارہے ہیں۔ نیو کراچی ٹاؤن میں سڑکوں کی تعمیر، گلیوں میں پیور بلاکس کی تنصیب، اسٹریٹ لائٹس، پارکوں کی بحالی اور دیگر شہری سہولتوں کی فراہمی کے منصوبے مکمل کیے گئے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ گل لالہ پارک کی بحالی شہریوں کو صحت مند، محفوظ اور خوشگوار ماحول فراہم کرنے کی جانب اہم قدم ہے، جہاں بچوں اور خاندانوں کو تفریح کی بہتر سہولتیں میسر آئیں گی۔ چیئرمین نیو کراچی ٹاؤن محمد یوسف نے کہا کہ جب جماعت اسلامی نے ٹاؤن کی ذمہ داری سنبھالی تو علاقہ بدانتظامی، خستہ حال انفرااسٹرکچر اور بنیادی سہولتوں کی کمی کا شکار تھا، تاہم گزشتہ تین برس کے دوران دیانت داری، شفافیت اور مسلسل محنت سے ٹاؤن کا نقشہ بدل دیا گیا ہے۔

امیر جماعت اسلامی پاکستان حافظ نعیم الرحمٰن نے نیو کراچی سیکٹر G-11 میں جدید طرز پر نو تعمیر شدہ شیخ سعدی ماڈل اسکول کا افتتاح کر دیا۔



ڈاکٹر بلال ظفر

امریکہ کا سب سے بڑا شہر نیویارک سٹی

ایک شہر، پانچ انتظامی علاقے، ایک منتخب میئر، 51 رکنی سٹی کونسل اور شہری سہولیات کا وسیع نظام: نیویارک کی بلدیاتی حکومت کا جائزہ

امریکہ کا شہر نیویارک دنیا کے معروف ترین شہروں میں شمار ہوتا ہے۔ بلند و بالا عمارتوں، مصروف کاروباری مراکز، سیاحتی مقامات اور مختلف قومیتوں سے تعلق رکھنے والے شہریوں کی وجہ سے اسے عالمی سطح پر ایک خاص مقام حاصل ہے۔ امریکی فیڈرل ریزرو بینک کے مطابق صرف نیویارک شہر کی معیشت کا حجم تقریباً 1300 ارب ڈالر ہے، جو پاکستان کی مجموعی جی ڈی پی تقریباً 372 ارب ڈالر سے لگ بھگ ساڑھے تین گنا زیادہ ہے۔



نیویارک نہ صرف امریکہ کا ایک اہم معاشی اور تجارتی مرکز ہے بلکہ اس کا بلدیاتی نظام بھی دنیا کے بڑے شہری انتظامی نظاموں میں ایک نمایاں مثال سمجھا جاتا ہے۔ نیویارک شہر کا انتظام ایک منتخب میئر، سٹی کونسل اور مختلف سرکاری محکموں کے ذریعے چلایا جاتا ہے۔ شہر میں صفائی، پانی کی فراہمی، سڑکوں کی دیکھ بھال، پارکوں، سرکاری اسکولوں، شہری تحفظ اور دیگر بنیادی سہولیات کی فراہمی کی ذمہ داری شہر کی حکومت پر عائد ہوتی ہے۔

نیویارک شہر کا تاریخی پس منظر:

نیویارک میں بلدیاتی حکومت کی بنیاد سترہویں صدی میں رکھی گئی، جب یہ علاقہ ڈچ نوآبادیاتی حکومت کے زیر انتظام اور نیو ایمسٹرڈیم کہلاتا تھا۔ 1653ء میں اسے شہری حیثیت ملی، جبکہ 27 اپریل 1686ء کو برطانوی گورنر تھامس ڈونگن نے شہر کا پہلا اہم بلدیاتی چارٹر جاری کیا، جسے ڈونگن چارٹر کہا جاتا ہے۔ بعد ازاں شہر کی آبادی اور حدود میں اضافے کے باعث مختلف علاقوں کو ایک انتظامی نظام کے تحت لانے کی ضرورت پیش آئی۔ 1897ء میں گریٹر نیویارک چارٹر منظور ہوا اور یکم جنوری 1898ء کو مین ہٹن، بروکلین، کوئنز، برونکس اور اسٹیٹن آئی لینڈ کو ملا کر موجودہ نیویارک شہر قائم کیا گیا۔ 1936 میں نئے چارٹر کی منظوری دی گئی، جو 1938ء میں نافذ ہوا۔ بعد کے برسوں میں بھی اس میں ترامیم کی جاتی رہیں تاکہ شہر کے انتظامی نظام کو بہتر بنایا جا سکے۔

نیویارک کے پانچ انتظامی علاقے:

نیویارک شہر پانچ بڑے انتظامی علاقوں پر مشتمل ہے جنہیں بورو (Boroughs) کہا جاتا ہے۔ یہ مین ہٹن، بروکلین، کوئنز، برونکس اور اسٹیٹن آئی لینڈ ہیں۔ ہر علاقے کی اپنی تاریخی، جغرافیائی اور سماجی شناخت ہے، تاہم ان سب کا انتظام ایک ہی مرکزی شہری حکومت کے تحت چلتا ہے۔ مین ہٹن شہر کا مشہور کاروباری اور مالیاتی مرکز ہے جہاں اقوام متحدہ کا ہیڈ کوارٹر، ٹائمز اسکوائر اور دیگر معروف مقامات واقع ہیں۔ بروکلین اپنی رہائشی آبادی، ثقافتی سرگرمیوں اور کاروباری مراکز کے لیے جانا جاتا ہے۔ کوئنز مختلف قومیتوں اور ثقافتوں کے لوگوں کا مسکن ہے۔ برونکس میں رہائشی آبادی کے ساتھ کئی اہم تعلیمی اور تفریحی مقامات موجود ہیں، جبکہ اسٹیٹن آئی لینڈ نسبتاً پُرسکون اور کم گنجان آباد علاقہ ہے۔ دلچسپ بات یہ ہے کہ ان پانچوں علاقوں کی اپنی الگ شناخت اور منتخب نمائندگی تو ہے لیکن ان کے لیے الگ الگ میئر یا مکمل خودمختار شہری حکومتیں موجود نہیں ہیں۔ تمام بڑے بلدیاتی معاملات نیویارک کی مشترکہ شہری حکومت دیکھتی ہے۔

میئر شہر کا سربراہ:

نیویارک کا میئر شہر کی حکومت کا سربراہ اور انتظامی امور کا سب سے اہم ذمہ دار ہوتا ہے۔ میئر کا انتخاب شہری براہ راست ووٹ کے ذریعے کرتے ہیں اور اس کی مدت چار سال ہوتی ہے۔ میئر کی ذمہ داریوں میں شہر کے مختلف محکموں کی نگرانی، ترقیاتی منصوبوں کی منظوری کے لیے بجٹ تیار کرنا، صفائی اور دیگر شہری خدمات کی بہتری، سرکاری اداروں کی کارکردگی کی نگرانی اور شہر کے انتظامی معاملات چلانا شامل ہے۔ میئر مختلف محکموں کے سربراہان اور اعلیٰ انتظامی افسران کا تقرر بھی کرتا ہے۔ ان محکموں میں صفائی، ٹرانسپورٹ، رہائش، تعلیم، صحت، پارکوں اور شہری منصوبہ بندی سے متعلق ادارے شامل ہیں۔ 2030 تک نیویارک کے میئر زوہران ممدانی ہیں، جنہوں نے یکم جنوری 2026 کو اپنے عہدے کا حلف اٹھایا۔ وہ شہر کی انتظامی سربراہی کے ساتھ شہری مسائل اور عوامی خدمات سے متعلق حکومتی ترجیحات کا تعین بھی کرتے ہیں۔

سٹی کونسل: قانون سازی اور نگرانی کا ادارہ:

نیویارک میں بلدیاتی قانون سازی کی ذمہ داری نیویارک سٹی کونسل (New CouncilCityYork) کے پاس ہے۔ یہ ادارہ 51 منتخب ارکان پر مشتمل ہے۔ شہر کو 51 انتخابی حلقوں میں تقسیم کیا گیا ہے اور ہر حلقے کے شہری اپنے نمائندے کو منتخب کرتے ہیں۔ سٹی کونسل کے ارکان کی مدت عام طور پر چار سال ہوتی ہے۔ کونسل کے بنیادی کاموں میں شہری قوانین بنانا، سالانہ بجٹ کی منظوری دینا، مختلف سرکاری محکموں کی کارکردگی کا جائزہ لینا اور عوامی مسائل پر بحث کرنا شامل ہے۔ کونسل کے ارکان اپنے اپنے حلقوں کے مسائل حکومت کے سامنے اٹھاتے ہیں۔ سڑکوں کی مرمت، صفائی، پارکوں کی حالت، رہائش اور دیگر شہری سہولیات سے متعلق شکایات اور تجاویز بھی ان کے ذریعے متعلقہ محکموں تک پہنچائی جاتی ہیں۔ کونسل میں مختلف کمیٹیاں بھی قائم ہیں جو خصوصی شعبوں مثلاً تعلیم، صحت، ٹرانسپورٹ، صفائی اور مالیاتی امور پر کام کرتی ہیں۔ میئر کی جانب سے پیش کیے گئے شہر کے بجٹ پر بھی کونسل غور کرتی ہے اور اس کی منظوری دیتی ہے۔

ہر علاقے کا منتخب نمائندہ: بورو پریزیڈنٹ

نیویارک کے پانچوں انتظامی علاقوں میں ایک ایک منتخب نمائندہ ہوتا ہے جسے بورو پریزیڈنٹ (Borough President) کہا جاتا ہے۔ یہ نمائندے اپنے علاقے کے مسائل اور ضروریات کو شہر کی مرکزی حکومت کے سامنے پیش کرتے ہیں۔ ان کی ذمہ داریوں میں علاقے کی ترقیاتی ضروریات کی نشاندہی، عوامی سماعتوں کا انعقاد، شہری منصوبہ بندی سے متعلق تجاویز دینا اور مختلف سرکاری اداروں کے ساتھ رابطہ رکھنا شامل ہے۔ اگرچہ ان کے پاس میئر یا سٹی کونسل جیسی وسیع انتظامی اور قانون سازی کی طاقت نہیں ہوتی لیکن وہ اپنے علاقے کی نمائندگی اور شہری ضروریات کو اجاگر کرنے میں اہم کردار ادا کرتے ہیں۔

کمیونٹی بورڈز: عوام کی مقامی سطح پر نمائندگی

نیویارک شہر کو مزید 59 کمیونٹی اضلاع میں تقسیم کیا گیا ہے۔ ہر ضلع میں ایک کمیونٹی بورڈ قائم ہے، جو مقامی سطح پر شہری مسائل کی نشاندہی اور متعلقہ سرکاری اداروں تک عوامی آواز پہنچانے کا کام کرتا ہے۔ کمیونٹی بورڈز میں علاقے کے رہائشیوں کو نمائندگی دی جاتی ہے۔ ان کے ارکان عموماً رضاکارانہ طور پر کام کرتے ہیں اور انہیں متعلقہ بورو پریزیڈنٹ اور سٹی کونسل کے ارکان کی مشاورت سے مقرر کیا جاتا ہے۔ یہ بورڈز اپنے علاقوں میں صفائی، پارکوں، سڑکوں، ٹریفک، تعمیرات، دکانوں اور دیگر شہری معاملات پر عوامی اجلاس منعقد کرتے ہیں۔ شہری اپنی شکایات اور تجاویز ان اجلاسوں میں پیش کر سکتے ہیں۔ کمیونٹی بورڈز اپنی سفارشات متعلقہ محکموں اور شہری حکومت کو بھیجتے ہیں۔ یہ نظام اس لحاظ سے اہم ہے کہ شہر کے مرکزی حکام تک صرف بڑے سیاسی یا انتظامی مسائل ہی نہیں بلکہ گلی، محلے اور رہائشی علاقوں کے چھوٹے مسائل بھی پہنچانے کا ایک باقاعدہ ذریعہ موجود ہے۔

صفائی، پانی اور شہری سہولیات:

نیویارک کی شہری حکومت مختلف محکموں کے ذریعے بنیادی سہولیات فراہم کرتی ہے۔ محکمہ صفائی شہر سے روزانہ کچرا جمع کرنے، سڑکوں کی صفائی اور کچرے کی ری سائیکلنگ جیسے امور انجام دیتا ہے۔ اسی طرح پانی اور سیوریج سے متعلق ادارے شہریوں کو پانی فراہم کرنے، نکاسی آب کے نظام اور گندے پانی کی صفائی کے ذمہ دار ہیں۔ پارکوں اور تفریحی مقامات کی دیکھ بھال کے لیے الگ محکمہ موجود ہے، جبکہ ٹرانسپورٹ سے متعلق محکمے سڑکوں، فٹ پاتھوں، سائیکل راستوں اور ٹریفک کے انتظام پر کام کرتے ہیں۔ شہر کی حکومت سرکاری اسکولوں، عوامی صحت، رہائش اور سماجی بہبود کے پروگراموں میں بھی اہم کردار ادا کرتی ہے۔ اس طرح شہری حکومت کی ذمہ داری صرف سڑکوں اور صفائی تک محدود نہیں بلکہ شہریوں کی روزمرہ زندگی کے کئی اہم شعبوں تک پھیلی ہوئی ہے۔

شہری شکایات کے لیے 311 سروس:

نیویارک کے بلدیاتی نظام کی ایک دلچسپ خصوصیت 311 سروس ہے۔ یہ شہریوں کے لیے ایک مرکزی شکایتی اور معلوماتی نظام ہے۔ اس کے ذریعے لوگ شہر کی مختلف خدمات سے متعلق معلومات حاصل کر سکتے ہیں اور اپنے مسائل کی شکایات درج کرا سکتے ہیں۔ مثلاً اگر کسی سڑک پر کچرا پڑا ہو، اسٹریٹ لائٹ خراب ہو، غیر قانونی پارکنگ ہو یا کسی رہائشی عمارت میں مرمت سے متعلق مسئلہ ہو تو شہری 311 کے ذریعے متعلقہ ادارے کو اطلاع دے سکتے ہیں۔ شہری اپنی شکایت پر کارروائی کی صورتحال بھی معلوم کر سکتے ہیں۔ یہ سروس شہریوں اور سرکاری اداروں کے درمیان آسان رابطے کا ایک ذریعہ فراہم کرتی ہے اور حکومت کو روزمرہ مسائل کی نشاندہی میں مدد دیتی ہے۔



نگرانی اور احتساب کا نظام:

نیویارک میں میئر اور سٹی کونسل کے علاوہ دو اہم منتخب عہدے بھی موجود ہیں۔ ان میں پبلک ایڈووکیٹ اور کمپٹرولر شامل ہیں۔ پبلک ایڈووکیٹ کا بنیادی کام شہریوں کی شکایات کو سامنے لانا، سرکاری محکموں کے ساتھ عوام کے مسائل پر رابطہ کرنا اور حکومتی اداروں کی کارکردگی پر نظر رکھنا ہے۔ کمپٹرولر شہر کے مالی معاملات، بجٹ اور سرکاری اخراجات کا جائزہ لیتا ہے۔ وہ سرکاری محکموں کے مالیاتی آڈٹ اور مختلف معاہدوں کی جانچ بھی کرتا ہے تاکہ عوامی وسائل کے استعمال میں شفافیت اور جوابدہی کو یقینی بنایا جا سکے۔ نیویارک کا بلدیاتی نظام اس بات کی مثال ہے کہ ایک بڑے اور گنجان آباد شہر کو چلانے کے لیے صرف ایک میئر یا مرکزی حکومت کافی نہیں ہوتی بلکہ منتخب نمائندوں، مقامی کمیونٹی اداروں، مختلف سرکاری محکموں اور شہریوں کے درمیان رابطہ بھی ضروری ہے۔ اس نظام کی نمایاں خصوصیات میں ہر علاقے کی منتخب نمائندگی، 51 ارکان پر مشتمل سٹی کونسل، 59 کمیونٹی بورڈز، شہری شکایات کے لیے 311 سروس اور سرکاری اخراجات کی نگرانی کا الگ نظام شامل ہیں۔ پاکستان کے شہروں میں بھی شہری مسائل کے حل کے لیے مقامی نمائندوں، بلدیاتی اداروں اور شہریوں کے درمیان مؤثر رابطے کی ضرورت ہے۔ نیویارک کا تجربہ یہ سبق دیتا ہے کہ شہری حکومت کی کامیابی صرف بڑے منصوبوں سے نہیں بلکہ صفائی، پانی، سڑکوں، پارکوں اور دیگر بنیادی سہولیات کی بہتر فراہمی اور عوام کی شمولیت سے بھی وابستہ ہے۔ امریکی فیڈرل ریزرو بینک کے مطابق صرف نیویارک شہر کی معیشت کا حجم تقریباً 1300 ارب ڈالر ہے، جو پاکستان کی مجموعی جی ڈی پی تقریباً 372 ارب ڈالر سے لگ بھگ ساڑھے تین گنا زیادہ ہے۔ ایک بڑے اور گنجان آباد شہر کو چلانے کے لیے صرف ایک میئر یا مرکزی حکومت کافی نہیں ہوتی بلکہ منتخب نمائندوں، مقامی کمیونٹی اداروں، مختلف سرکاری محکموں اور شہریوں کے درمیان رابطہ بھی ضروری ہے۔



ورلڈ اکنامک فورم نے پاکستان میں 16 نئے صوبوں اور انتظامی یونٹس کی مشروط حمایت کردی



اسلام آباد

پاکستان میں 16 نئے صوبے یا 23 سے 25 اکائیاں، ورلڈ اکنامک فورم نے مشروط حمایت کردی، ورلڈ اکنامک فورم کے مطابق پاکستان میں نئے صوبوں کی تشکیل سے حکومت عوام کے قریب آسکتی ہے، ان خیالات کا اظہار کا ورلڈ اکنامک فورم کے موقع پر شائع ہونے والی تحریر میں مضمون نگار نے تعلیمی نتائج، صوبائی ٹیکسیشن میں خلا، اور پالیسی سازوں اور کمیونٹیز میں بڑھتے فاصلے کی نشاندہی کی۔ سرکاری خدمات کی فراہمی بہتر اور ملک بھر میں مالی و سیاسی جوابدہی مضبوط بنائی جا سکتی ہے، مقصد صرف انتظامی اکائیوں کی تعداد بڑھانا نہیں، بلکہ بہتر حکمرانی، بہتر عوامی خدمات اور مضبوط جوابدہی ہونا چاہیے، نئے صوبوں کو مناسب اور یقینی مالی وسائل، ٹیکس وصولی کے اختیارات، مضبوط انتظامی صلاحیت اور واضح ذمہ داریاں دینا ضروری ہوگا،، پاکستان کے صرف چار صوبوں کی اوسط آبادی تقریباً 6 کروڑ بنتی ہے، جس کے باعث صوبائی دارالحکومت بہت سے دور دراز اضلاع سے کافی فاصلے پر ہیں اور ایک ہی صوبائی حکومت کو بہت مختلف آبادی اور انتظامی ضروریات والے علاقوں کو سنبھالنا پڑتا ہے، اس کا اثر کمزور سرکاری خدمات اور محدود مالی صلاحیت کی صورت میں بھی نظر آتا ہے۔ 5 سے 16 سال کے تقریباً 28 فیصد بچے سکول سے باہر ہیں، جبکہ صوبوں کی اپنی آمدن جی ڈی پی کے 9.0 فیصد سے بھی کم ہے، یہ انتظامی کمزوریاں سیلاب، پانی کی قلت، شہری آبادی میں اضافے اور نوجوانوں کے روزگار جیسے مسائل کی بہتر منصوبہ بندی میں بھی رکاوٹ بنتی ہیں، چھوٹے صوبوں کی تشکیل سے فیصلہ سازی، بجٹ اور جوابدہی عوام کے زیادہ قریب آسکتی ہے، مختلف تجاویز میں تقریباً 5.1 کروڑ اوسط آبادی کے 16 صوبے، آبادی یا جغرافیہ کی بنیاد پر 23 سے 25 اکائیاں، یا موجودہ ڈویژنز کی بنیاد پر 30 سے زائد صوبائی اکائیاں شامل ہیں، اس اصلاح کو مؤثر بنانے کیلئے نئے صوبوں کو مناسب اور یقینی مالی وسائل، ٹیکس وصولی کے اختیارات، مضبوط انتظامی صلاحیت اور واضح ذمہ داریاں دینا ضروری ہوگا، مقصد صرف انتظامی اکائیوں کی تعداد بڑھانا نہیں، بلکہ بہتر حکمرانی، بہتر عوامی خدمات اور مضبوط جوابدہی ہونا چاہیے۔

خیبر پختونخوا کے 12 نامزد اضلاع کے لیے ایریا ڈیولپمنٹ سیکریٹریٹ نے انتظامی سیکریٹریز مقرر کردیے

پشاور

خیبر پختونخوا کے نئے قائم کردہ ایریا ڈیولپمنٹ سیکریٹریٹ (ADS) نے 12 نامزد اضلاع کے لیے انتظامی سیکریٹریز مقرر کرتے ہوئے سرکاری محکموں اور ان کے ماتحت اداروں کے تنظیمی ڈھانچے کا نوٹیفکیشن جاری کردیا ہے۔ وفاقی حکومت نے صوبے میں ایمرجنسی کے نفاذ کے بعد 11 اکتوبر کو ایریا ڈیولپمنٹ سیکریٹریٹ قائم کرنے کا نوٹیفکیشن جاری کیا تھا۔ سیکریٹریٹ کے سربراہ ایڈیشنل چیف سیکریٹری محمد یحییٰ خٹک منصوبہ بندی ترقی مقرر کیا گیا ہے۔ محمد عابد خان وزیر اور عارف اللہ اعوان پاکستان ایڈمنسٹریٹو سروس کے افسر ہیں۔ خیبر پختونخوا کے محکمہ انسانی وسائل کے انتظام نے منگل کو ان افسران کی خدمات مزید تعیناتی کے لیے ایریا ڈیولپمنٹ سیکریٹریٹ کے سپرد کر دی تھیں۔ ایک الگ نوٹیفکیشن میں سیکریٹریٹ نے پانچوں سیکریٹریز کے اختیارات اور ذمہ داریوں کا تعین کرتے ہوئے مختلف محکموں اور ان کے ماتحت اداروں کو متعلقہ افسران کے دائرہ کار میں دے دیا ہے۔ یہ انتظام وفاقی حکومت کے کابینہ سیکریٹریٹ کی جانب سے 11 اکتوبر کو جاری کردہ اعلان کے پیراگراف 7(i) اور 7(vi) کے تحت کیا گیا ہے۔ سیکریٹری ایڈمنسٹریشن اینڈ گورننس اسٹیبلشمنٹ و انتظامی سائنس و اطلاعات ٹیکنالوجی، بورڈ آف ریونیو، اطلاعات، بین الصوبائی رابطہ اور مینیجمنٹ فنڈ کے محکموں کی نگرانی کریں گے۔ سیکریٹری تعلیم و سماجی شعبہ ابتدائی و ثانوی تعلیم، اعلیٰ تعلیم، اوقاف، حج و مذہبی امور، زکوٰۃ و عشر، سماجی بہبود، صحت، بلدیات، بہبود آبادی، ثقافت، سیاحت، آثار قدیمہ اور عجائب گھروں کے محکموں کے ذمہ دار ہوں گے۔ سیکریٹری خزانہ، منصوبہ بندی و ترقی کے ماتحت خزانہ، منصوبہ بندی و ترقی اور ریلیف، بحالی و آبکاری کے محکمے ہوں گے۔ سیکریٹری اقتصادی ترقی مواصلات و تعمیرات، پبلک ہیلتھ انجینئرنگ، معدنیات، ہاؤسنگ، صنعت، محنت، ٹرانسپورٹ، زراعت، آبپاشی، ماحولیات، جنگلات، جنگلی حیات و موسمیاتی تبدیلی، توانائی، خوراک، سماجی پروٹیکشن اور لائیو اسٹاک کے محکموں کی نگرانی کریں گے۔ سیکریٹری سیکیورٹی کے دائرہ اختیار میں محکمہ داخلہ، قانون، ایکسائز، ٹیکسیشن و اسٹامپ، شکایات اور کھیل و امور نوجوانان شامل ہوں گے۔ نامزد 12 اضلاع میں ڈیرہ اسماعیل خان، بنوں، ٹانک، لکی مروت، باجوڑ، مہمند، خیبر، کرم اور کرک، شمالی وزیرستان اور جنوبی وزیرستان کے بالائی وزیریں اضلاع شامل ہیں۔ 17 اکتوبر کو ایریا ریپریزنٹیٹو اینڈ ڈیولپمنٹ کونسل بھی قائم کی گئی تھی، جس کے سابق گورنر شوکت اللہ خان چیئرمین اور ملک خان مرجان وائس چیئرمین ہیں۔ نامزد اضلاع کی نمائندگی کرنے والے 48 ارکان پر مشتمل کونسل کو امن و امان کی بحالی، شہریوں کے تحفظ، بہتر طرز حکمرانی کے فروغ اور مقامی شمولیت کے ذریعے پائیدار ترقی یقینی بنانے کی ذمہ داری سونپی گئی ہے۔ اس سے قبل 14 اکتوبر کو خیبر پختونخوا پولیس نے گریڈ 21 کے پولیس سروس آف پاکستان کے افسر عباس احسن کو سینٹرل پولیس آفس میں اے آئی جی ہیڈکوارٹرز کے عہدے سے تبدیل کرکے وفاقی حکومت کے 11 اکتوبر کے حکم کے تحت نامزد اضلاع کے لیے ایڈیشنل انسپکٹر جنرل پولیس مقرر کیا تھا۔



گلگت بلتستان میں بلدیاتی انتخابات کا نیا شیڈول جاری، گلگت، چلاس اور اسکردو میں 5 دسمبر کو پولنگ ہوگی

گلگت بلتستان

گلگت بلتستان کے چیف الیکشن کمشنر راجہ شہباز خان نے جمعرات کو خطے میں طویل عرصے سے التوا کا شکار بلدیاتی انتخابات کا نظرثانی شدہ شیڈول جاری کرتے ہوئے گلگت، چلاس اور اسکردو کی میونسپل کارپوریشنوں کی نشستوں پر 5 دسمبر کو پولنگ کرانے کا اعلان کیا ہے۔ گلگت بلتستان میں دو دہائیوں سے زائد عرصے کے وقفے کے بعد بلدیاتی انتخابات کا اعلان گزشتہ سال کیا گیا تھا اور ابتدائی طور پر پولنگ 14 فروری 2026 کو ہونا تھی۔ تاہم شدید سرد موسم، صوبائی حکومت کی درخواستوں اور بلدیاتی قانون میں ترامیم کے باعث انتخابات متعدد بار ملتوی کیے جا چکے ہیں۔ گلگت بلتستان الیکشن کمیشن سیکریٹریٹ میں پریس کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے چیف الیکشن کمشنر راجہ شہباز خان نے بتایا کہ انتخابات دو مراحل میں منعقد ہوں گے۔ پہلے مرحلے میں گلگت، چلاس اور اسکردو کی میونسپل کارپوریشنوں کی نشستوں پر 5 دسمبر کو پولنگ ہوگی، جبکہ ڈسٹرکٹ کونسلوں، میونسپل کمیٹیوں اور یونین کونسلوں کے انتخابات اپریل 2027 میں کرائے جائیں گے۔ انہوں نے کہا کہ گلگت بلتستان لوکل گورنمنٹ ایکٹ 2014 میں ترامیم کا عمل مکمل ہو چکا ہے، جس کے بعد طویل عرصے سے زیر التوا انتخابات کے انعقاد کی راہ ہموار ہوگئی ہے۔ ان کے مطابق خطے میں گزشتہ 22 سال سے بلدیاتی انتخابات نہیں ہوئے۔ چیف الیکشن کمشنر نے بتایا کہ گزشتہ سال دسمبر میں انتخابی شیڈول جاری کرتے ہوئے فروری میں انتخابات کرانے کی تجویز دی گئی تھی، تاہم حکومت نے شدید سرد موسم کے باعث انتخابات ملتوی کرنے کی درخواست کی۔ بعد ازاں رواں سال اگست کے لیے نظرثانی شدہ شیڈول تیار کیا گیا اور ابتدائی طور پر ستمبر میں پولنگ کا منصوبہ بنایا گیا، لیکن گلگت بلتستان حکومت نے بلدیاتی قانون میں ترامیم کے لیے مزید وقت طلب کیا، جس کے باعث انتخابات ایک بار پھر ملتوی ہوگئے۔ راجہ شہباز خان کے مطابق حکومت نے اب قانون میں ترامیم مکمل کرلی ہیں۔ انہوں نے بتایا کہ نظرثانی شدہ انتخابی شیڈول کے حوالے سے وزیر اعلیٰ امجد حسین سے بھی ملاقات کی گئی۔ انہوں نے کہا کہ گلگت بلتستان لوکل گورنمنٹ ایکٹ 2026 پاکستان پیپلز پارٹی کی حکومت نے متعارف کرایا ہے اور اسی قانون کے تحت انتخابات کرانے کا سہرا بھی پیپلز پارٹی کو جاتا ہے۔ چیف الیکشن کمشنر نے بتایا کہ نئے قانون میں کئی اہم تبدیلیاں کی گئی ہیں، جن میں آزاد امیدواروں کو بلدیاتی انتخابات میں حصہ لینے کی اجازت دینا بھی شامل ہے۔ اس سے قبل انتخابات جماعتی بنیادوں پر کرانے کا منصوبہ تھا۔ ان کے مطابق سابقہ بلدیاتی نظام میں شہری اور دیہی علاقوں کے لیے سات اقسام کے ادارے شامل تھے، جن میں ٹاؤن کمیٹیاں، میونسپل کمیٹیاں، میونسپل کارپوریشنیں، یونین کونسلیں، تحصیل کونسلیں اور ڈسٹرکٹ کونسلیں شامل تھیں۔ ترمیم شدہ قانون کے تحت بلدیاتی اداروں کی اقسام کو کم کرکے چار کردیا گیا ہے، جن میں ڈسٹرکٹ کونسلیں، یونین کونسلیں، میونسپل کمیٹیاں اور میونسپل کارپوریشنیں شامل ہیں۔ راجہ شہباز خان نے بتایا کہ چاروں اقسام کے بلدیاتی اداروں کے انتخابات ملٹی وارڈ نظام کے تحت ہوں گے، جس سے انتخابی عمل کو آسان بنانے میں مدد ملے گی۔ انہوں نے وضاحت کی کہ ڈسٹرکٹ کونسلوں، یونین کونسلوں اور میونسپل کمیٹیوں میں چیئرمین اور وائس چیئرمین ہوں گے، جبکہ میونسپل کارپوریشنوں میں میئر اور ڈپٹی میئر منتخب کیے جائیں گے۔ نئے نظام کے تحت گلگت، چلاس اور اسکردو میں میونسپل کارپوریشنیں قائم کی گئی ہیں، جہاں منتخب کونسلرز اپنے میئر اور ڈپٹی میئر کا انتخاب کریں گے۔ چیف الیکشن کمشنر کے مطابق گلگت بلتستان کے تمام اضلاع میں یونین کونسلیں اور ڈسٹرکٹ کونسلیں بھی قائم کی گئی ہیں، جبکہ نئے قانون کے تحت تمام بلدیاتی اداروں میں خواتین کے لیے 17 فیصد کوٹہ مختص کیا گیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ پہلے مرحلے میں گلگت، چلاس اور اسکردو کی میونسپل کارپوریشنوں کے انتخابات کرانے کا فیصلہ کیا گیا ہے، جبکہ ان علاقوں میں ڈسٹرکٹ کونسلیں اور یونین کونسلیں بھی کام کریں گی۔ نئے شیڈول کے اجرا کے بعد گلگت بلتستان میں 22 سال کے طویل وقفے کے بعد منتخب بلدیاتی اداروں کی بحالی کی جانب پیش رفت ہوئی ہے۔ پہلے مرحلے میں تین شہروں کی میونسپل کارپوریشنوں کے انتخابات دسمبر میں ہوں گے، جبکہ دیگر بلدیاتی اداروں کے انتخابات اپریل 2027 میں متوقع ہیں۔





پنجاب میں بلدیاتی انتخابات کرانے کیلئے چیف سیکریٹری پنجاب کو نوٹس

لاہور

الیکشن کمیشن نے پنجاب اور کنٹونمنٹ بورڈز کے انتخابات کے انعقاد کو یقینی بنانے کے لیے لوکل گورنمنٹ انتخابات کے کیس 28 اکتوبر کو الیکشن کمیشن میں سماعت کے لیے مقرر کردیا چیف سیکرٹری اور سیکرٹری لوکل گورنمنٹ کو نوٹس جاری کر دیا ہے۔ کنٹونمنٹس بورڈ کے الیکشن کے کیس میں بھی سیکرٹری وزارت دفاع اور ڈائریکٹر جنرل ملٹری لینڈز اینڈ کنٹونمنٹ کو نوٹس جاری کیے ہیں قبل ازیں الیکشن کمیشن آف پاکستان نے پنجاب میں دسمبر میں ہونے والے بلدیاتی انتخابات مجوزہ ابتدائی شیڈول تیار کرکے حکومت پنجاب کو بھیجا تھا اور چیف سیکرٹری پنجاب کو مجوزہ شیڈول کے مطابق 14 دسمبر کو بلدیاتی انتخابات کرانے کے لئے پولنگ اسٹیشنز کے سرکاری عمارات، اسکولوں اور پولنگ سٹاف کی تعیناتی کے سرکاری ملازمین کی فہرستیں فراہم کرنے کی ہدایت کی تھی۔ الیکشن کمیشن کے مجوزہ شیڈول امیدوار کاغذات نامزدگی 27 سے 30 اکتوبر تک جمع کرانے امیدواروں کی کاغذات نامزدگی کی جانچ پرتال 2 سے 5 نومبر تک ہونا تھی لیکن پنجاب حکومت نے 14 دسمبر کو بلدیاتی انتخابات کرانے کے سے معزرت کرتے ہوئے الیکشن کمیشن کے باضابطہ شیڈول جاری کرنے سے ہی اگلے سال اپریل 2027 میں صوبے میں بلدیاتی انتخابات کرانے کی الیکشن کمیشن کو تجویز پیش کردی جس پر الیکشن کمیشن نے حکومتی تجویز پر اجلاس میں مایوسی کا اظہار کرتے ہوئے فوری طور پر پنجاب میں بلدیاتی انتخابات کرانے کا فیصلہ کیا۔

نہرِ خیام پر تعمیرات کا معاملہ سٹی کونسل میں پہنچ گیا، کے ایم سی سے منصوبے کی تفصیلات طلب

پشاور

ماحولیاتی تحفظ کے کارکنوں اور کلفٹن کے رہائشیوں کے احتجاج کے بعد نہرِ خیام پر جاری تعمیراتی سرگرمیوں کا معاملہ مزید اہمیت اختیار کر گیا ہے۔ سٹی کونسل میں اپوزیشن نے کراچی میٹروپولیٹن کارپوریشن (کے ایم سی) سے مبینہ تفریحی سہولتوں کی تعمیر، منصوبے کی قانونی حیثیت اور اس کے دائرہ کار سے متعلق تفصیلات طلب کر لی ہیں۔ سٹی کونسل میں ڈپٹی پارلیمانی لیڈر تیمور احمد نے میونسپل کمشنر کے ایم سی کو خط ارسال کیا ہے، جس میں منصوبے کی سرکاری دستاویزات، تعمیراتی سرگرمیوں کی نوعیت اور متعلقہ اداروں کے اختیارات کی وضاحت کرنے کا مطالبہ کیا گیا ہے۔ اس پیش رفت کے بعد یہ سوالات اہم ہو گئے ہیں کہ نہرِ خیام پر کیا تعمیر کیا جا رہا ہے، اس کی اجازت کس ادارے نے دی ہے اور ان تعمیرات سے کراچی کے نکاسی آب کے نظام پر کیا اثرات مرتب ہو سکتے ہیں۔ خط میں کہا گیا ہے کہ ان کے علم میں آیا ہے کہ نہرِ خیام کے مقام پر تفریحی سہولتیں تعمیر کی جا رہی ہیں، جن میں قدرتی برساتی نالے پر کنکریٹ ڈالنا بھی شامل ہے۔ تیمور احمد نے مؤقف اختیار کیا کہ نہرِ خیام ایک برساتی نالہ ہے جو کے ایم سی کے دائرہ اختیار میں آتا ہے اور تاریخی طور پر موجود اس آبی گزرگاہ کی اہمیت کے پیش نظر منصوبے کے بارے میں تفصیلی معلومات فراہم کرنا ضروری ہے۔ انہوں نے مطالبہ کیا کہ منصوبے کی سرکاری تفصیلات اور متعلقہ دستاویزات فراہم کی جائیں تاکہ تعمیرات کی نوعیت اور قانونی و انتظامی دائرہ اختیار واضح ہو سکے۔ دوسری جانب وزیر اعلیٰ سندھ کے مشیر اور سٹی کونسل کے رکن سید نجمی عالم نے سوشل میڈیا پر جاری ایک ویڈیو بیان میں نہرِ خیام پر کسی تجارتی عمارت کی تعمیر کی تردید کی ہے۔ نہرِ خیام کے مقام پر کھڑے ہو کر اپنے بیان میں انہوں نے کہا کہ انہوں نے متعلقہ محکمے سے تمام تفصیلات حاصل کی ہیں اور یہاں دکانیں تعمیر کیے جانے سے متعلق اطلاعات درست نہیں ہیں۔ ان کا کہنا تھا کہ ماحولیاتی مسائل پر شہریوں اور علاقے کے رہائشیوں کی تشویش قابل فہم ہے تاہم یہاں کوئی دکانیں تعمیر نہیں کی جا رہیں۔ انہوں نے کہا کہ اگر کسی شہری یا تنظیم کو منصوبے پر اعتراض یا تحفظات ہیں تو وہ براہ راست ان سے رابطہ کر سکتے ہیں، جبکہ وہ اس معاملے پر مکمل بریفنگ کا بھی انتظام کر سکتے ہیں۔ اس سے قبل اتوار کو ماحولیاتی کارکنوں اور شہر کے مختلف علاقوں سے تعلق رکھنے والے شہریوں نے نہرِ خیام پر مبینہ تجارتی پٹی کی تعمیر کے خلاف احتجاج کیا تھا۔ احتجاج میں کلفٹن بلاک 5 ریزیڈنٹس ایسوسی ایشن، کلفٹن ڈیفنس کمیونٹی اور کراچی ریزیڈنٹس کمیونٹی، ڈسٹرکٹ ساؤتھ کے ارکان سمیت دیگر شہریوں نے شرکت کی۔ مظاہرین نے پلے کارڈز اٹھا رکھے تھے جن پر سپریم کورٹ کے احکامات کی مبینہ خلاف ورزی، نہرِ خیام پر فوڈ اسٹریٹ نہ بنانے، تعمیراتی منصوبے کی تفصیلات عوام کے سامنے لانے اور قدرتی آبی گزرگاہوں کو محفوظ رکھنے کے مطالبات درج تھے۔ بعض پلے کارڈز پر خبردار کیا گیا کہ نالے کی چوڑائی کم ہونے سے شدید بارشوں کے دوران سیلابی صورتحال پیدا ہو سکتی ہے۔ ایک پلے کارڈ پر طنزیہ نعرہ "بوٹ بیسن سے گٹر بیسن" بھی درج تھا۔ کلفٹن اربن فاریسٹ کے بانی اور چیف ایگزیکٹو آفیسر، ماہر ماحولیات مسعود لوہار نے تعمیراتی سرگرمیوں پر تنقید کرتے ہوئے کہا کہ بعض افراد خود کو ماہر تعمیرات، انجینئرز اور ٹاؤن پلانرز قرار دیتے ہیں لیکن انہیں اس بات کا ادراک نہیں کہ ایسے منصوبوں کے ماحول پر کیا اثرات مرتب ہو سکتے ہیں۔ مکانتلاش کریں انہوں نے کہا کہ نہرِ خیام اوبھایو لیگون اور گزری کریک کے درمیان ایک قدرتی رابطہ ہے اور اس کے آبی و سمندری ماحولیاتی نظام کے ساتھ چھیڑ چھاڑ کے سنگین نتائج سامنے آ سکتے ہیں۔ ان کے مطابق قدرتی آبی گزرگاہوں کو نقصان پہنچنے سے سیلاب، طوفان اور دیگر قدرتی آفات کے خطرات بڑھ سکتے ہیں۔ احتجاج میں شریک اور کراچی ریزیڈنٹس کمیونٹی، ڈسٹرکٹ ساؤتھ کی رکن راشا طارق نے معروف کالم نگار اور سماجی کارکن مرحوم اردشیر کاؤسجی کے 10 ستمبر 2006 کو شائع ہونے والے کالم کا حوالہ دیتے ہوئے کہا کہ انہوں نے نہرِ خیام کو کلفٹن کے علاقے کے اہم قدرتی پھیپھڑوں میں سے ایک قرار دیا تھا۔ ان کے مطابق نہرِ خیام کا بنیادی مقصد بارش یا سمندری مدوجزر کے پانی کو نکالنا تھا نہ کہ گندے پانی کو کھلے سمندر میں لے جانا۔ انہوں نے کہا کہ نہرِ خیام، بوٹ بیسن اور کراچی کے نکاسی آب کے نظام کا ایک اہم حصہ ہے جبکہ اس کی گزرگاہ، کھلے کنارے اور ارد گرد کا قدرتی منظر نامہ شہریوں کا مشترکہ اثاثہ ہیں۔ راشا طارق نے جاری تعمیراتی سرگرمیاں فوری طور پر روکنے کا مطالبہ کرتے ہوئے کہا کہ نہرِ خیام کا تحفظ صرف کلفٹن کے رہائشیوں کا نہیں بلکہ پورے شہر کا معاملہ ہے۔ نہرِ خیام پر جاری تعمیرات کے حوالے سے اپوزیشن کی جانب سے سرکاری دستاویزات طلب کیے جانے، ماحولیاتی کارکنوں کے اعتراضات اور حکومتی نمائندے کی جانب سے تجارتی تعمیرات کی تردید کے بعد اب منصوبے کی اصل نوعیت، منظوری، قانونی حیثیت اور نکاسی آب کے نظام پر ممکنہ اثرات کے بارے میں متعلقہ حکام کی وضاحت اہمیت اختیار کر گئی ہے۔



چین کا جنوبی پنجاب کے ساتھ تعلقات مزید مضبوط بنانے پر زور

لاہور

لاہور میں تعینات چینی قونصل جنرل سن یان نے جنوبی پنجاب کے ساتھ زراعت، صنعت، تعلیم اور صحت کے شعبوں میں تعاون مزید گہرا کرنے پر زور دیتے ہوئے کہا ہے کہ خطے کے قدرتی وسائل اور وسیع مارکیٹ کی صلاحیت دو طرفہ تعاون کے لیے نمایاں مواقع فراہم کرتی ہے۔ سن یان نے یہ بات ملتان کے اپنے تین روزہ دورے کے دوران کہی، جہاں انہوں نے جنوبی پنجاب کے ایڈیشنل چیف سیکریٹری فواد ہاشم ربانی سے ملاقات کی اور زراعت، لائیو اسٹاک، صحت اور تعلیم کے شعبوں کے بارے میں اعلیٰ حکام سے بریفنگ لی۔ انہوں نے زرعی اداروں کا دورہ بھی کیا اور جامعات کے حکام، اساتذہ اور طلبہ سے ملاقاتیں کیں۔ فواد ہاشم ربانی سے ملاقات کے دوران چینی قونصل جنرل نے کہا کہ چین جنوبی پنجاب سیکریٹریٹ کے ساتھ روابط مزید مضبوط کرنے، دونوں ممالک کی قیادت کے درمیان طے پانے والے اتفاق رائے پر عمل درآمد اور چین پاکستان اقتصادی راہداری (CPEC) کے '0.2 اپ گریڈ ڈورژن' کو آگے بڑھانے کے لیے تیار ہے۔ انہوں نے زراعت، صنعت، تعلیم اور صحت کے شعبوں میں عملی تعاون بڑھانے پر زور دیا اور دونوں جانب سے مزید "چھوٹے مگر خوبصورت" عوامی فلاحی منصوبے شروع کرنے کی ضرورت پر زور دیا تاکہ دو طرفہ تعاون کے ثمرات براہ راست مقامی آبادی تک پہنچ سکیں۔ سن یان کے دورے کے دوران تعلیم خصوصی توجہ کا مرکز رہی۔ انہوں نے ملتان کے رومانزا پی سی ہوٹل میں جنوبی پنجاب کے مستحق بچوں میں اسکول کٹس تقسیم کرنے کی تقریب میں شرکت کی۔ انہوں نے کہا کہ یہ اقدام تعلیم کو دی جانے والی چین کی ترجیح کی عکاسی کرتا ہے اور قائداعظم محمد علی جناح کا یہ قول بھی نقل کیا کہ "تعلیم ہماری قوم کے لیے زندگی اور موت کا مسئلہ ہے۔" چینی قونصل جنرل نے اسکول کٹس کی فراہمی کو دونوں ممالک کی قیادت کے درمیان اتفاق رائے پر عمل درآمد اور عوام پر مرکوز فلاحی منصوبوں کے فروغ کی عملی کوشش قرار دیا۔ انہوں نے امید ظاہر کی کہ اسکول کا سامان بچوں کو اعتماد کے ساتھ تعلیم جاری رکھنے اور اپنے خواب پورے کرنے میں مدد دے گا۔ سن یان نے کہا کہ یہ اقدام صدر شی جن پنگ کے عالمی اقدامات کے تحت عوام پر مرکوز حکمت عملی سے بھی ہم آہنگ ہے۔ انہوں نے مئی میں صدر شی جن پنگ اور وزیر اعظم شہباز شریف کی ملاقات کا حوالہ دیتے ہوئے کہا کہ چینی صدر نے مشترکہ مستقبل کی حامل چین پاکستان کمیونٹی کے قیام کے لیے ایکشن پلان کو آگے بڑھانے، بڑے منصوبوں کو عوامی فلاحی اقدامات کے ساتھ مربوط کرنے اور انسانی وسائل کی تربیت سمیت مختلف شعبوں میں تعاون مزید گہرا کرنے پر زور دیا تھا۔ انہوں نے وزیر اعلیٰ پنجاب مریم نواز کے حالیہ دورہ چین اور پنجاب اور چین کے درمیان عوامی روابط مضبوط بنانے پر ان کی توجہ کا بھی حوالہ دیا۔ سن یان نے پنجاب میں صحت کے مراکز کو فراہم کی جانے والی طبی سہولیات، فنی تربیت اور زبان کی لیبارٹریوں کو ایسے تعاون کی مثالیں قرار دیا جن کا مقصد عوام کی روزمرہ زندگی کو بہتر بنانا ہے۔ انہوں نے کہا کہ بڑے شہروں سے تعاون کے فوائد کم ترقی یافتہ دیہات اور قصبوں تک پہنچانے سے صوبے کے شمالی اور جنوبی حصوں کے درمیان ترقی کے فرق کو کم کرنے میں مدد مل سکتی ہے۔ محمد نواز شریف یونیورسٹی آف ایگریکلچر میں سن یان نے پاکستان اور چین کے سفارتی تعلقات کے 75 ویں سالگرہ کی تقریب میں شرکت کی اور سی پیک کے اعلیٰ معیار کی ترقی کے نئے مرحلے میں داخل ہونے کے ساتھ زرعی تعاون اور انسانی وسائل کی ترقی کی اہمیت پر زور دیا۔ انہوں نے طلبہ پر زور دیا کہ وہ زراعت میں اپنی مہارت کو مزید بہتر بنائیں اور چینی ثقافت کے بارے میں بھی آگاہی حاصل کریں۔ ان کا کہنا تھا کہ نوجوان پاکستان چین دوستی کے وارث اور سی پیک کے مستقبل کے معمار بن سکتے ہیں۔ سن یان نے محکمہ زراعت جنوبی پنجاب، مینگو ریسرچ انسٹی ٹیوٹ اور ماڈل ایگریکلچر مال کا بھی دورہ کیا، جہاں انہوں نے زرعی حکام اور ماہرین سے تعاون بڑھانے کے امکانات پر تبادلہ خیال کیا۔ ملاقاتوں میں جنوبی پنجاب کی زرعی صلاحیت اور پاکستانی و چینی اداروں، محققین اور ماہرین کے درمیان روابط مزید مضبوط بنانے کے امکانات پر غور کیا گیا۔ ملتان یونیورسٹی آف سائنس اینڈ ٹیکنالوجی میں چینی قونصل جنرل نے چیئرمین ڈاکٹر محمد ارشد اور فیکلٹی ارکان سے ملاقات کی اور اعلیٰ تعلیم اور ادارہ جاتی تعاون پر تبادلہ خیال کیا۔ ان ملاقاتوں میں سرکاری حکام، زرعی ماہرین، محققین اور ماہرین تعلیم نے زراعت، لائیو اسٹاک، صحت، تعلیم، فنی تربیت اور سی پیک سمیت مختلف شعبوں میں تعاون کے امکانات پر گفتگو کی۔ سن یان نے اپنے دورہ ملتان کو پاکستان اور چین کے سفارتی تعلقات کی 75 ویں سالگرہ سے جوڑتے ہوئے دونوں ممالک کے تعلقات کو "آہنی اور ہر موسم میں قائم رہنے والی دوستی" قرار دیا۔ انہوں نے کہا کہ سی پیک کے نئے مرحلے میں داخل ہونے کے ساتھ زرعی تعاون اور انسانی وسائل کی ترقی کی اہمیت بڑھ گئی ہے تاہم اسٹریٹجک تعاون کے ساتھ ایسے منصوبوں کو بھی آگے بڑھانے کی ضرورت ہے جو براہ راست عوام کی زندگیوں میں بہتری لائیں۔ چینی قونصل جنرل نے اسکول کٹس کی تقسیم کے اقدام کو صدر شی جن پنگ کے انسانیت کے مشترکہ مستقبل کی حامل کمیونٹی کے وژن اور گلوبل گورننس انیشی ایٹو سے بھی جوڑا۔ انہوں نے کہا کہ عوام پر مرکوز عملی منصوبے ان وسیع تر اصولوں کو حقیقی معنوں میں عملی شکل دے سکتے ہیں۔



وزیر اعظم کی ایندھن سبسڈی اسکیم پر عمل درآمد یقینی بنانے کیلیے پیٹرول پمپس کی جانچ پڑتال اور عوامی آگاہی مہم چلائی جائے: کمشنر شہمیر خان بھٹو

میرپور خاص

ڈویژنل کمشنر میرپور خاص شہمیر خان بھٹو نے وزیر اعظم پاکستان کی ایندھن سبسڈی اسکیم کے ثمرات عوام تک پہنچانے کے لیے ڈویژن بھر کے پیٹرول پمپس کی جانچ پڑتال اور عوامی آگاہی مہم چلانے کی ہدایت کر دی۔ کمشنر کانفرنس ہال میں منعقدہ اجلاس کی صدارت کرتے ہوئے ڈویژنل کمشنر نے متعلقہ افسران کو ہدایت کی کہ پیٹرول پمپس پر اسکیم سے متعلق ضروری معلومات اور ہدایات کی دستیابی یقینی بنائی جائے، جبکہ پیٹرول پمپ انتظامیہ اور عملے کو بھی سبسڈی کے طریق کار سے آگاہ کیا جائے تاکہ عوام اس سہولت سے مستفید ہو سکیں۔ انہوں نے ضلعی انتظامیہ، بلدیاتی اداروں اور متعلقہ محکموں کو باہمی رابطے کے ساتھ اقدامات کرنے کی ہدایت کی تاکہ اسکیم پر مؤثر عمل درآمد یقینی بنایا جا سکے اور عوام کو سبسڈی کے حصول میں مشکلات کا سامنا نہ کرنا پڑے۔ اجلاس میں ڈپٹی کمشنر میرپور خاص نواب سمیر لغاری نے بالمشافہ شرکت کی، جبکہ ڈپٹی کمشنرز عمرکوٹ اور تھرپارکر نے آن لائن شرکت کی۔ اجلاس میں اسسٹنٹ کمشنرز، میونسپل کمشنر، چیف میونسپل افسران، ٹاؤن افسران سمیت دیگر افسران نے شرکت کی۔

محدود وسائل کے باوجود نیو کراچی ٹاؤن میں ترقیاتی منصوبے مکمل کر رہے ہیں: محمد یوسف

کراچی

نیو کراچی ٹاؤن کی یونین کونسل 13 کے علاقے باب الاسلام ماڈل محلے میں دو سڑکوں کی کارپیٹنگ مکمل ہونے کے بعد چیئرمین نیو کراچی ٹاؤن محمد یوسف نے افتتاح کر دیا۔ دونوں سڑکوں کو جماعت اسلامی کے مرحوم کارکنان ایوب خان نیازی اور عبید ہاشمی کے نام سے منسوب کیا گیا ہے۔ 28 اکتوبر 2026 کو منعقدہ افتتاحی تقریب میں یوسی 13 کے کونسلرز، ٹاؤن آفیسر فیصل صغیر اور علاقہ مکینوں کی بڑی تعداد نے شرکت کی۔ اس موقع پر خطاب کرتے ہوئے چیئرمین نیو کراچی ٹاؤن محمد یوسف نے کہا کہ علاقہ مکینوں کے دیرینہ مطالبے پر سڑکوں کی تعمیر اور کارپیٹنگ کا کام مکمل کیا گیا ہے جس سے شہریوں کو آمد و رفت میں سہولت میسر آئے گی۔ انہوں نے کہا کہ محدود وسائل کے باوجود نیو کراچی ٹاؤن میں ترقیاتی منصوبوں کو مکمل کیا جا رہا ہے اور جماعت اسلامی عوامی خدمت کو اپنی ذمہ داری سمجھتی ہے۔ محمد یوسف کا کہنا تھا کہ ترقیاتی کام عوام کے ٹیکس کے پیسوں سے مکمل کیے جا رہے ہیں اس لیے ان منصوبوں کی حفاظت اور دیکھ بھال بھی شہریوں کی ذمہ داری ہے۔ ان کا کہنا تھا کہ نیو کراچی ٹاؤن کے عوام کو بنیادی سہولیات کی فراہمی اور علاقے کی بہتری کے لیے کام جاری رکھا جائے گا۔

کراچی: تجاوزات کے خاتمے کے لیے میئر کا کے ایم سی کو 15 روز کا الٹی میٹم

کراچی

میئر کراچی بیرسٹر مرتضیٰ وہاب نے شہر کی اہم شاہراہوں، سڑکوں، گلیوں، فٹ پاتھوں اور عوامی مقامات سے تجاوزات کے خاتمے کے لیے محکمہ انسداد تجاوزات، کراچی میٹروپولیٹن کارپوریشن (کے ایم سی) کو 15 روز کی مہلت دے دی ہے۔ انہوں نے واضح کیا ہے کہ مقررہ مدت میں نمایاں نتائج حاصل نہ کرنے والے افسران اور اہلکاروں کے خلاف سخت محکمانہ کارروائی کی جائے گی، جس میں ملازمت سے برطرفی بھی شامل ہو سکتی ہے۔ شہریوں کی جانب سے تجاوزات اور عوامی مقامات پر غیر قانونی قبضوں سے متعلق بڑھتی ہوئی شکایات کا نوٹس لیتے ہوئے میئر کراچی نے محکمہ انسداد تجاوزات کے افسران اور عملے کے ساتھ ہنگامی اجلاس کی صدارت کی۔ اس موقع پر انہوں نے محکمے کی کارکردگی پر سخت برہمی کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ زمینی حقائق محکمے سے وابستہ توقعات کے مطابق نہیں ہیں۔ بیرسٹر مرتضیٰ وہاب نے ہدایت کی کہ شہر بھر میں تجاوزات کے خاتمے کے لیے جامع آپریشن شروع کیا جائے، جس میں اہم شاہراہوں، تجارتی مراکز، مصروف سڑکوں، گلیوں اور فٹ پاتھوں کو ترجیح دی جائے۔ انہوں نے متعلقہ افسران کو واضح لائحہ عمل مرتب کرنے، مؤثر کارروائی یقینی بنانے اور 15 روز کے اندر قابل پیمائش نتائج پیش کرنے کی ہدایت بھی کی۔ میئر کراچی کا کہنا تھا کہ شہر میں ترقیاتی سرگرمیاں جاری ہیں، تاہم سڑکوں، فٹ پاتھوں اور عوامی مقامات پر تجاوزات برقرار رہنے کی صورت میں ترقیاتی سرمایہ کاری کے ثمرات شہریوں تک مؤثر انداز میں نہیں پہنچ سکتے۔ انہوں نے محکمہ انسداد تجاوزات کو ہدایت کی کہ عوامی مقامات کو تجاوزات سے پاک کرنے کے لیے فوری اور مؤثر اقدامات کیے جائیں تاکہ شہریوں کو آمد و رفت اور پیدل چلنے میں درپیش مشکلات کا خاتمہ ہو اور شہر میں عوامی مقامات تک رسائی بہتر بنائی جا سکے۔



واٹر اینڈ سینی ٹیشن

کراچی

کراچی میں 35 ایم جی ڈی سیوریج ٹریٹمنٹ پلانٹ کا افتتاح، مزید 65 ایم جی ڈی منصوبے کا سنگ بنیاد

پاکستان پیپلز پارٹی کے چیئرمین بلاول بھٹو زرداری نے ہارون آباد، گٹر باغیچہ میں 35 ملین گیلن یومیہ ثانوی سیوریج ٹریٹمنٹ سہولت کا افتتاح کردیا، جبکہ مزید 65 ایم جی ڈی گنجائش کے ٹریٹمنٹ پلانٹ کا سنگ بنیاد بھی رکھا گیا۔ اس موقع پر سندھ کے وزیراعلیٰ سید مراد علی شاہ نے ہارون آباد ٹریٹمنٹ پلانٹ I- کو کراچی میں پانی کے تحفظ، پائیدار صنعتی ترقی اور پانی کی بڑھتی ہوئی قلت سے نمٹنے کی کوششوں میں ایک اہم سنگ میل قرار دیا۔ وزیراعلیٰ نے کہا کہ ہارون آباد میں قائم ہونے والا منصوبہ پاکستان کا اپنی نوعیت کا پہلا بڑے پیمانے کا Wastewater and Treatment Project Reuse ہے، جس کے ذریعے سیوریج کے پانی کو صاف کر کے صنعتی استعمال کے قابل بنایا جائے گا۔ انہوں نے بتایا کہ منصوبے کے تحت صنعتوں کو روزانہ 35 ملین گیلن صاف شدہ پانی فراہم کیا جائے گا۔ اس کے نتیجے میں اتنی ہی مقدار میں میٹھا پانی، جو اس وقت صنعتوں کو فراہم کیا جارہا ہے، کراچی کے شہریوں کے گھریلو استعمال کے لیے دستیاب ہوسکے گا۔ سید مراد علی شاہ کے مطابق ٹریٹمنٹ پلانٹ سے حاصل ہونے والے پانی کے معیار کی جانچ کی جاچکی ہے اور اسے صنعتی استعمال کے لیے موزوں قرار دیا گیا ہے۔ پلانٹ آئندہ چند روز میں مکمل استعداد کے ساتھ پانی کی فراہمی شروع کردے گا۔ انہوں نے کہا کہ منصوبہ پبلک پرائیویٹ پارٹنرشپ کے تحت ریکارڈ مدت میں مکمل کیا گیا ہے اور کراچی میں پانی کی قلت، آبادی میں اضافے اور صنعتی ضروریات میں مسلسل اضافے کے چیلنجز سے نمٹنے کے لیے ایک عملی حل فراہم کرتا ہے۔ وزیراعلیٰ نے مزید کہا کہ منصوبہ مالی طور پر بھی پائیدار ہوگا کیونکہ صنعتیں ٹریٹ کیا گیا پانی خریدیں گی، جس سے منصوبے کے آپریشنل اخراجات اس کی آمدنی سے پورے کیے جاسکیں گے۔ ان کے مطابق منصوبہ فعال ہونے کے بعد معمول کے آپریشنز کے لیے سندھ حکومت کو اضافی مالی معاونت فراہم کرنے کی ضرورت بڑی حد تک نہیں رہے گی۔ سید مراد علی شاہ نے کراچی کے میئر مرتضیٰ وہاب، کراچی واٹر اینڈ سیوریج کارپوریشن اور منصوبے میں شریک تمام اداروں اور اسٹیک ہولڈرز کو مبارکباد دیتے ہوئے کہا کہ منصوبے کی تکمیل حکومت اور نجی شعبے کے اشتراک سے حاصل ہونے والے نتائج کی ایک مثال ہے۔ تقریب میں پیپلز پارٹی سندھ کے صدر نثار کھوڑو، صوبائی وزرا، کراچی کے میئر بیرسٹر مرتضیٰ وہاب، صنعتکاروں، ترقیاتی شراکت داروں، تکنیکی ماہرین اور اعلیٰ سرکاری حکام نے شرکت کی۔ وزیراعلیٰ سندھ نے کہا کہ صوبے میں متعدد عوامی فلاحی اور ترقیاتی منصوبے تکمیل کے مراحل میں ہیں اور حکومت کی ترجیح محض افتتاحی تقریبات نہیں بلکہ شہریوں کو بہتر خدمات اور عملی فوائد کی فراہمی ہے۔ انہوں نے کہا کہ ہارون آباد کا ویسٹ واٹر ٹریٹمنٹ اینڈ ری یوز منصوبہ کراچی کے میٹھے پانی کے وسائل پر دباؤ کم کرنے، ماحولیاتی پائیداری بہتر بنانے اور صنعتوں کے لیے پانی کا ایک قابل اعتماد متبادل ذریعہ فراہم کرنے میں اہم کردار ادا کرے گا۔



سندھ

سندھ میں پانی اور زمین کا حساب: دستیابی اور استعمال کا جائزہ: اقوام متحدہ کے ادارہ برائے خوراک و زراعت کی رپورٹ

سندھ میں پانی اور زمین کے انتظام کا نظام پیچیدہ، اعداد و شمار نامکمل اور آبی وسائل کی تقسیم غیر مؤثر ہے، جس کے باعث زرعی، شہری اور صنعتی ضروریات کے لیے پانی کی دستیابی اور استعمال کا درست تخمینہ لگانا مشکل ہوگیا ہے۔ اقوام متحدہ کے ادارہ برائے خوراک و زراعت (ایف اے او) کی رپورٹ 'سندھ میں پانی اور زمین کا حساب: دستیابی اور استعمال کا جائزہ' میں صوبائی حکومت کو بارش، زیرزمین پانی، نہری نظام، جھیلوں، ذخائر اور دریاؤں سمیت تمام آبی وسائل کا جامع جائزہ لینے کی سفارش کی گئی ہے۔ رپورٹ کے مطابق محکمہ آبپاشی اور محکمہ زراعت کے اعداد و شمار میں تضادات ہیں، جبکہ فصلوں کے سروے، زرعی زمین کی حدود اور آبپاشی کے طریقوں سے متعلق معلومات بھی نامکمل ہیں۔ پانی کی سرکاری تقسیم اور اصل استعمال کے درمیان فرق بڑھ رہا ہے۔ ایف اے او نے سفارش کی ہے کہ سندھ حکومت پانی کے استعمال، دستیابی اور تقسیم کی صوبائی نظام نگرانی کے لیے سالانہ اور موسمی بنیادوں پر قائم کرے، تاکہ زراعت، شہری آبادی، صنعت اور ماحولیات کی ضروریات کا بہتر تعین کیا جاسکے۔ رپورٹ میں کہا گیا ہے کہ پانی کے انتظام کو صرف نہروں کے نقصانات تک محدود رکھنے کے بجائے تمام آبی وسائل اور ان کے استعمال کی مجموعی کارکردگی بہتر بنانے پر توجہ دی جائے۔ اس مقصد کے لیے بارش، زیرزمین پانی، چھوٹے ڈیموں اور نکاسی آب کے نظام کو بھی منصوبہ بندی میں شامل کرنا ضروری ہے۔



گجرات

گجرات کی مرکزی شاہراہ پانچ سال میں تیسری بار کھدائی کا شکار، تاجروں اور شہریوں کو مشکلات

شہر کے تجارتی مرکز جلال پور جٹاں روڈ کی خستہ حالی اور بار بار کھدائی کے باعث شہریوں اور تاجروں کو کئی سال سے شدید مشکلات کا سامنا ہے۔ گزشتہ پانچ برس کے دوران بارش کے پانی کی نکاسی کے لیے اس سڑک کو تیسری مرتبہ کھودا گیا ہے۔ کچہری چوک سے بولے برساتی نالے تک سڑک کا تقریباً ڈیڑھ کلومیٹر حصہ متاثر ہے، جہاں سیکڑوں دکانیں، متعدد اسکول، کالج اور رہائشی علاقے واقع ہیں۔ جنوری میں وزیراعلیٰ مریم نواز نے شہر کے سیوریج اور نکاسی آب کے مسائل حل کرنے کے لیے 100 کیوسک پائپ لائن بچھانے کے منصوبے کا افتتاح کیا تھا۔ اس منصوبے کے باعث سڑک تقریباً نو ماہ ٹریفک کے لیے بند رہی، تاہم کام تاحال مکمل نہیں ہوسکا۔ تاجروں کے مطابق تاخیر سے انہیں بھاری مالی نقصان اٹھانا پڑا اور بعض کاروبار بند کرنے پر مجبور ہوگئے۔ جلال پور جٹاں ٹریڈرز ایسوسی ایشن کے صدر شیخ افضل نے پنجاب حکومت سے منصوبوں کے لیے فنڈز جاری کرنے اور شہری سیلاب کے مستقل مسئلے کے حل کا مطالبہ کیا۔ واسا حکام کے مطابق بارشوں اور زیرزمین پانی کی سطح بڑھنے کے باعث کچہری چوک کے قریب کام روکنا پڑا، جبکہ فنڈز کی کمی بھی تاخیر کی وجہ بنی۔ واسا کے منیجنگ ڈائریکٹر کاشان حفیظ بٹ نے بتایا کہ گیس پائپ لائن ہٹانے کے بعد آئندہ چند روز میں کام دوبارہ شروع ہوگا، جبکہ بولے برساتی نالے سے کنکریٹ سڑک کی تعمیر بھی ایک ہفتے میں شروع کی جائے گی۔ ان کے مطابق پنجاب حکومت نے جاری نکاسی آب اور سیوریج منصوبوں کے لیے باقی فنڈز رواں مالی سال میں فراہم کرنے کی یقین دہانی کرائی ہے۔



کراچی

سندھ میں پانی، زراعت اور انفرااسٹرکچر کے شعبوں میں چینی سرمایہ کاری کی دعوت

وزیراعلیٰ سندھ سید مراد علی شاہ نے چینی کمپنیوں کو صوبے کے پانی، زراعت اور انفرااسٹرکچر کے شعبوں میں سرمایہ کاری کی دعوت دیتے ہوئے کراچی کے لیے 100 کلومیٹر طویل کے فور پائپ لائن، سکھر بیراج کی بحالی اور موسمیاتی تبدیلیوں کے خلاف مزاحمت رکھنے والی فصلوں کی تیاری میں تعاون طلب کیا ہے۔ چین کے شہر ووہان میں ایچ بی ایس زیڈ کمپنی کے دورے کے دوران وزیراعلیٰ نے کے فور منصوبے پر تبادلہ خیال کیا اور سکھر بیراج کی بحالی کے لیے تیار کیے جانے والے گیٹس کا معائنہ کیا۔ حکام کے مطابق کمپنی نے 100 کلومیٹر پائپ لائن تعمیر کرنے پر آمادگی ظاہر کی، جبکہ وزیراعلیٰ نے کام جلد شروع کرنے کی ہدایت کی۔ سکھر بیراج کے 54 دریائی گیٹس میں سے 44 اور ان کے آپریٹنگ سسٹم تبدیل کرکے فعال کردیے گئے ہیں، جبکہ باقی 10 گیٹس جلد چین سے پاکستان منتقل کیے جائیں گے۔ کمپنی بیراج کے لیے 110 کینال گیٹس بھی تیار کررہی ہے۔ منصوبہ 30 جون 2027 تک مکمل ہونا ہے۔ مراد علی شاہ نے کہا کہ سکھر بیراج سندھ کی معاشی شہ رگ ہے اور 90 سال بعد اس کی باقاعدہ بحالی سے پانی کے بہاؤ میں بہتری آئی ہے۔ وزیراعلیٰ نے ہواوے اور ہیومن ویل ہیلتھ کیئر گروپ کے ساتھ اسمارٹ گورننس، مصنوعی ذہانت اور ادویات سازی کے شعبوں میں تعاون کی بھی تجویز دی۔ انہوں نے کہا کہ سندھ ڈیجیٹل ٹیکنالوجی اور مصنوعی ذہانت کے ذریعے عوامی خدمات اور شہری انتظام بہتر بنانے کے لیے چین کے تجربات سے فائدہ اٹھانا چاہتا ہے۔ زرعی شعبے میں ووہان کی کمپنی چنگفا ہیشنگ ایگریکلچر ڈیولپمنٹ کے ساتھ ملاقات میں زیادہ پیداوار دینے والی اور موسمیاتی تبدیلیوں کے خلاف مزاحمت رکھنے والی فصلوں کی اقسام، مقامی بیجوں کی پیداوار اور جدید زرعی ٹیکنالوجی کی منتقلی پر بات چیت ہوئی۔ وزیراعلیٰ نے سندھ میں مشترکہ تحقیقی مراکز قائم کرنے اور مقامی حالات کے مطابق بیجوں کی تیاری، جانچ اور پیداوار بڑھانے کی تجویز دی۔ ان کا کہنا تھا کہ شدید گرمی، پانی کی قلت اور سیلاب جیسے چیلنجز سے نمٹنے کے لیے جدید بیج اور سائنسی طریقہ زراعت ضروری ہیں۔ کمپنی نے بتایا کہ اس کی ہائبرڈ چاول کی اقسام نے متعلقہ تجربات میں پیداوار 20 سے 30 فیصد تک بڑھائی ہے۔ وزیراعلیٰ نے کمپنی میں کام کرنے والے پاکستانی زرعی سائنس دان ڈاکٹر احمد علی کو سندھی ٹوپی بھی پیش کی۔



اوکاڑہ

اوکاڑہ میں شہر کا پہلا واٹر ٹریٹمنٹ پلانٹ فعال، 1700 ایکڑ زرعی اراضی کو آبپاشی کے لیے پانی فراہم ہوگا

شہر کا پہلا ویسٹ واٹر ٹریٹمنٹ پلانٹ فعال ہوگیا ہے، جس سے صاف کیے گئے پانی کے ذریعے گردونواح کے پانچ دیہات میں تقریباً 1700 ایکڑ زرعی اراضی کو آبپاشی کی سہولت فراہم کی جائے گی۔ پلانٹ کا افتتاح رکن قومی اسمبلی چوہدری ریاض الحق جج نے کیا۔ منصوبہ اوکاڑہ میونسپل کارپوریشن کی تجویز پر پنجاب سٹیز پروگرام کے تحت منظور کیا گیا، جس پر 90 کروڑ 12 لاکھ 68 ہزار روپے لاگت آئی ہے۔ منصوبے میں شہر کے جنوبی حصے جی ٹی روڈ سے دیپالپور چوک کے راستے گاؤں 49/2L میں قائم ٹریٹمنٹ پلانٹ تک چھ کلومیٹر طویل سیوریج لائن بھی شامل ہے۔ پلانٹ روزانہ 71 لاکھ گیلن گندے پانی کو صاف کرنے کی صلاحیت رکھتا ہے، جبکہ اس میں پانی ذخیرہ کرنے کی گنجائش 10 دن تک ہے۔ ابتدائی طور پر پانی کا اخراج 18 کیوسک ہے، جسے بڑھا کر 50 کیوسک تک کیا جاسکتا ہے۔

سالڈ ویسٹ مینجمنٹ

سندھ سالڈ ویسٹ مینجمنٹ بورڈ چار سال سے قواعد اور ڈویژنل بورڈز کے بغیر کام کر رہا ہے، پبلک اکاؤنٹس کمیٹی کا انکشاف

کراچی

سندھ اسمبلی کی پبلک اکاؤنٹس کمیٹی (پی اے سی) نے سندھ سالڈ ویسٹ مینجمنٹ بورڈ (ایس ایس ڈبلیو ایم بی) کے قانونی اور انتظامی ڈھانچے میں سنگین خامیوں کی نشاندہی کرتے ہوئے کہا ہے کہ ادارہ 2021 سے قانون کے تحت لازمی ڈویژنل بورڈز اور قواعد کے بغیر کام کر رہا ہے، جبکہ انتظامی اختیارات مینجنگ ڈائریکٹر کے پاس مرکوز ہیں۔ سندھ سالڈ ویسٹ مینجمنٹ بورڈ کے ترمیمی قانون 2021 کے تحت کراچی، حیدرآباد، میرپور خاص، سکھر، شہید بینظیر آباد اور لاڑکانہ میں ڈویژنل سطح پر الگ الگ بورڈ قائم کیے جانے ہیں۔ ان بورڈز کے چیئرمین متعلقہ میٹروپولیٹن یا میونسپل کارپوریشن کے میئر جبکہ وائس چیئرمین ڈویژنل کمشنر ہوں گے۔ اس انتظام کا بنیادی مقصد اختیارات کو نچلی سطح تک منتقل کرنا اور بلدیاتی اداروں کی شمولیت کو یقینی بنانا ہے۔ سندھ اسمبلی کے کمیٹی روم میں پی اے سی کے چیئرمین نثار احمد کھوڑو کی زیر صدارت اجلاس میں سال 2023 اور 2024 کے دوران کراچی میں سالڈ ویسٹ مینجمنٹ بورڈ کے آڈٹ اعتراضات کا جائزہ لیا گیا۔ اس موقع پر چیئرمین نے محکمہ بلدیات کو ہدایت کی کہ صوبائی کابینہ کے فیصلے کے مطابق تمام ڈویژنوں میں بورڈز قائم کیے جائیں اور ضروری قواعد مرتب کیے جائیں۔ نثار احمد کھوڑو نے سوال اٹھایا کہ 2021 میں میئر زکی سربراہی میں بورڈز قائم کرنے کے لیے ترمیمی قانون منظور کیا گیا تھا، لیکن چار سال گزرنے کے باوجود نہ بورڈز بنائے گئے اور نہ ہی قواعد مرتب ہوئے۔ انہوں نے استفسار کیا کہ ایسی صورت حال میں ایک مینجنگ ڈائریکٹر کس قانون کے تحت پورے ادارے کو چلا رہا ہے۔ کمیٹی کے رکن قاسم سومرو نے کہا کہ قانون میں ترمیم کا مقصد اختیارات نچلی سطح تک منتقل کرنا تھا۔ انہوں نے سوال اٹھایا کہ آیا ڈویژنل بورڈز تشکیل نہ دینے کا مقصد اختیارات کی منتقلی کو روکنا ہے۔ سندھ سالڈ ویسٹ مینجمنٹ بورڈ کے مینجنگ ڈائریکٹر فواد سومرو نے مؤقف اختیار کیا کہ 2014 کے اصل قانون کے تحت قائم بورڈ اب بھی کام کر رہا ہے۔ ان کے مطابق صوبائی کابینہ اور



اسٹیئرنگ کمیٹی کی جانب سے محکمہ بلدیات کو خطوط بھی لکھے گئے ہیں، جبکہ مینجنگ ڈائریکٹر انتظامی اور عملی اختیارات استعمال کر سکتا ہے۔ تاہم پبلک اکاؤنٹس کمیٹی نے صوبائی کابینہ کے فیصلے کی روشنی میں کراچی، حیدرآباد، سکھر، میرپور خاص، شہید بینظیر آباد اور لاڑکانہ میں ڈویژنل بورڈز قائم کرنے اور متعلقہ قواعد مرتب کرنے کی ہدایت کی۔ اجلاس میں آڈٹ حکام نے اس امر پر بھی اعتراض اٹھایا کہ سالڈ ویسٹ مینجمنٹ بورڈ کو کچرے کی ری سائیکلنگ کے ذریعے کوئی آمدن حاصل نہیں ہو رہی اور نہ ہی کچرے سے بجلی پیدا کرنے کا مؤثر انتظام کیا گیا ہے۔ حکام کے مطابق اس صورت حال کے باعث عوام کو کچرے سے بجلی پیدا کر کے کم لاگت توانائی فراہم کرنے کے ممکنہ فائدے سے محروم رکھا جا رہا ہے۔ پی اے سی چیئرمین کے استفسار پر مینجنگ ڈائریکٹر نے بتایا کہ ادارے کا سالانہ بجٹ 28 ارب روپے ہے، جس میں سے 24 ارب روپے صرف کراچی سے کچرا اٹھانے اور اس کی منتقلی پر خرچ ہوتے ہیں۔ ان کے مطابق شہر سے روزانہ 10 ہزار سے 12 ہزار ٹن کچرا اٹھایا جاتا ہے۔ نثار احمد کھوڑو نے سوال کیا کہ جب کراچی سے روزانہ ہزاروں ٹن کچرا اٹھایا جا رہا ہے تو اسے کس مقصد کے لیے استعمال کیا جاتا ہے۔ انہوں نے کچرا اٹھانے کے حوالے سے ضلع وار تفصیلات بھی طلب کر لیں۔ ان کا کہنا تھا کہ آوارہ کچرے سے بجلی پیدا کرنے کے قابل نہیں تو اس کی کارکردگی اور بنیادی ذمہ داریوں کا جائزہ لیا جانا چاہیے۔ فواد سومرو نے کمیٹی کو بتایا کہ کراچی اور حیدرآباد میں کچرا جمع کرنے کے مقامات پر ری سائیکلنگ یونٹس قائم کرنے کے لیے برطانیہ کی ایک کمپنی کے ساتھ معاہدہ کیا گیا ہے۔ انہوں نے ڈیفنس ہاؤسنگ اتھارٹی (ڈی ایچ اے) کے ساتھ کچرے کی ری سائیکلنگ کے حوالے سے بھی ایک انتظام کا ذکر کیا۔ ان کے مطابق کراچی میں کچرا اٹھانے کے ٹھیکے تین چینی اور ایک ترک کمپنی کو دیے گئے ہیں۔ پی اے سی چیئرمین نے شہر کے مختلف علاقوں سے کچرا نہ اٹھائے جانے کی مسلسل شکایات پر تشویش کا اظہار کرتے ہوئے سوال کیا کہ ان شکایات کے ازالے کا ذمہ دار کون ہے اور ٹھیکیداروں کی کارکردگی یقینی بنانے کے لیے کون جواب دہ ہوگا۔ کمیٹی نے سالڈ ویسٹ مینجمنٹ بورڈ سے ضلع وار کچرا جمع کرنے، اس پر ہونے والے اخراجات اور حاصل ہونے والی آمدن کی مکمل تفصیلات بھی طلب کر لیں۔ کمیٹی کے رکن طحٰہ احمد نے کہا کہ اورنگی ٹاؤن، نیو کراچی، ناظم آباد اور دیگر علاقوں کی متعدد سڑکوں پر کچرے کے ڈھیر موجود ہیں، لیکن انہیں اٹھانے کے لیے کوئی مؤثر اقدام نظر نہیں آتا۔ انہوں نے یہ الزام بھی عائد کیا کہ سالڈ ویسٹ مینجمنٹ بورڈ کے متعدد ملازمین گھر بیٹھے تنخواہیں وصول کر رہے ہیں۔ اس موقع پر مینجنگ ڈائریکٹر نے بتایا کہ صوبائی وزیر بلدیات کی سربراہی میں ایک اسٹیئرنگ کمیٹی قائم ہے، جو ادارے کی نگرانی کرتی ہے اور جسے بورڈ جواب دہ ہے۔ انہوں نے مزید کہا کہ ڈویژنل بورڈز کے قیام سے متعلق سفارشات مرتب کرنے کے لیے وزیر منصوبہ بندی، ترقیات اور وزیر محنت پر مشتمل ایک کمیٹی بھی تشکیل دی گئی ہے۔ پبلک اکاؤنٹس کمیٹی کی کارروائی نے سندھ سالڈ ویسٹ مینجمنٹ بورڈ کے انتظامی ڈھانچے، مالی شفافیت اور عملی کارکردگی پر اہم سوالات اٹھا دیے ہیں۔ خصوصاً قانون کے تحت بلدیاتی نمائندوں کو اختیارات منتقل کرنے، کچرے کی ری سائیکلنگ سے آمدن حاصل کرنے اور شہریوں کو بہتر صفائی کی سہولتیں فراہم کرنے کے معاملات پر ادارے کی جواب دہی کا تقاضا مزید اہم ہو گیا ہے۔

کراچی: جام چاکرو لینڈ فل سائٹ کے پہلے مرحلے کا افتتاح، چار گارنیج ٹرانسفر اسٹیشنز تکمیل کے آخری مراحل میں داخل

کراچی

وزیر اعلیٰ سندھ سید مراد علی شاہ نے کہا ہے کہ کراچی میں تعمیر کیے جانے والے چار گارنیج ٹرانسفر اسٹیشنز (جی ٹی ایس) تکمیل کے آخری مراحل میں داخل ہو چکے ہیں، جبکہ شہر میں سندھ کی پہلی سائنسی بنیادوں پر تیار کردہ سینیٹری انجینئرڈ لینڈ فل سائٹ جام چاکرو کے پہلے مرحلے کا افتتاح کر دیا گیا ہے۔ وزیر اعلیٰ نے پیر کو جام چاکرو میں منصوبے کا افتتاح فیتہ کاٹ کر کیا اور وہاں کچرا منتقل کرنے کے عمل کا آغاز بھی کیا۔ اس موقع پر صوبائی وزیر بلدیات سید ناصر حسین شاہ، وزیر محنت سعید غنی، میئر کراچی مرتضیٰ وہاب اور دیگر اعلیٰ حکام بھی موجود تھے۔ ورلڈ بینک کے تعاون سے مکمل کیے جانے والے اس منصوبے پر تقریباً 14 ارب روپے لاگت آئے گی، جس میں ورلڈ بینک کی جانب سے 10 کروڑ ڈالر اور سندھ حکومت کی جانب سے 50 لاکھ ڈالر فراہم کیے جا رہے ہیں۔ منصوبے کا مقصد کراچی میں ٹھوس فضلے کے انتظام کے نظام کو جدید خطوط پر استوار کرنا اور کچرے کو سائنسی طریقے سے ٹھکانے لگانے کے عمل کو فروغ دینا ہے۔ چاروں گارنیج ٹرانسفر اسٹیشنز پہلے غیر رسمی کچرا پھینکنے کی جگہوں کے طور پر استعمال ہوتے تھے، جنہیں ورلڈ بینک کے مالی تعاون سے جاری سالڈ ویسٹ ایمرجنسی اینڈ ایفیشنسی پروجیکٹ (SWEEP) کے تحت جدید بنایا جا رہا ہے۔ کچرا اٹھانے، تجاوزات کے خاتمے اور زمین کی منتقلی سے متعلق مسائل کے باعث ان منصوبوں پر کام میں تاخیر ہوئی۔ ابتدائی طور پر ان اسٹیشنز کو اگست 2026 تک مکمل کرنے کا ہدف مقرر کیا گیا تھا، تاہم اب نظر ثانی شدہ شیڈول کے مطابق تین اسٹیشنز اکتوبر اور نومبر 2026 تک جبکہ ڈنگا موڑ اسٹیشن مارچ 2027 تک مکمل کیا جائے گا۔ وزیر بلدیات سید ناصر حسین شاہ نے وزیر اعلیٰ کو بریفنگ دیتے ہوئے بتایا کہ شرقی گوٹھ گارنیج ٹرانسفر اسٹیشن کا 43.71 فیصد کام مکمل ہو چکا ہے اور اسے 30 اکتوبر 2026 تک مکمل کرنے کا ہدف ہے۔ امتیاز اسٹیشن کا 82.62 فیصد جبکہ گٹر باغیچہ اسٹیشن کا 92.51 فیصد کام مکمل ہو چکا ہے۔ دونوں اسٹیشنز 30 نومبر 2026 تک مکمل کیے جانے کا منصوبہ ہے۔ انہوں نے بتایا کہ ڈنگا موڑ اسٹیشن پر اب تک 11.14 فیصد کام مکمل ہوا ہے اور اس کی تکمیل 30 مارچ 2027 تک متوقع ہے۔ جام چاکرو لینڈ فل سائٹ کے تین انجینئرڈ سیلز مکمل کیے جا چکے ہیں، جبکہ تعمیراتی پیکیج پر مجموعی پیش رفت 67.61 فیصد ہے۔ باقی ماندہ کام 30 نومبر 2026 تک مکمل کرنے کا ہدف مقرر کیا گیا ہے۔ وزیر اعلیٰ ہاؤس کے جاری کردہ بیان کے مطابق تقریباً 150 ایکڑ پر مشتمل لینڈ فل سائٹ کو جدید انجینئرنگ تقاضوں کے مطابق تیار کیا گیا ہے۔ اس میں جیوٹیکسٹائل سمیت مخصوص حفاظتی تہیں بچھائی گئی ہیں تاکہ کچرے سے پیدا ہونے والے آلودہ مادوں کو زمین میں جذب ہونے اور مٹی کو آلودہ کرنے سے روکا جا سکے۔ اس کے علاوہ آلودہ مائع (لیچیٹ) جمع کرنے اور اس کے انتظام کا نظام، درست ریکارڈ کے لیے ویے برج اور ماحولیاتی نگرانی کے انتظامات بھی کیے گئے ہیں۔ وزیر اعلیٰ نے متعلقہ حکام کو ہدایت کی کہ ویے برج کو درست طریقے سے چلایا جائے، روزانہ موصول ہونے والے کچرے کا ریکارڈ مرتب کیا جائے اور باقاعدہ رپورٹنگ کا نظام قائم کیا جائے۔ انہوں نے زور دیا کہ کچرا صرف مخصوص انجینئرڈ سیلز میں ہی ڈالا جائے، کیونکہ روایتی طریقے سے کچرا پھینکنے سے ماحول آلودہ ہوتا ہے اور بیماریاں پھیلنے کا خطرہ بڑھ جاتا ہے۔ وزیر بلدیات نے بتایا کہ لینڈ فل سائٹ ایک وسیع تر منصوبے کا حصہ ہے جس میں چار گارنیج ٹرانسفر اسٹیشنز بھی شامل ہیں۔ ان اسٹیشنز کی مجموعی کچرا سنبھالنے کی صلاحیت یومیہ 5006 ٹن ہے۔ مختلف علاقوں سے جمع ہونے والا کچرا ان اسٹیشنز پر بڑے گاڑیوں میں منتقل کیا جائے گا، جن کے ذریعے اسے جام چاکرو لینڈ فل سائٹ تک پہنچایا جائے گا۔ وزیر اعلیٰ سندھ نے کہا کہ لینڈ فل منصوبے سے تقریباً 40 کروڑ ڈالر مالیت کے کاربن کریڈٹس حاصل ہونے کی توقع ہے۔ ان کے مطابق یہ منصوبہ کراچی میں کچرے کو ٹھکانے لگانے کے نظام کو سائنسی، ماحول دوست اور پائیدار بنیادوں پر استوار کرنے کی جانب اہم پیش رفت ہے۔



تحفہ منتخب کریں دریں اثنا میڈیا سے گفتگو کرتے ہوئے وزیر اعلیٰ نے نئے صوبوں کے قیام سے متعلق کہا کہ سندھ اسمبلی متعدد مرتبہ نئے صوبوں کے قیام کی تجاویز مسترد کرنے کی قراردادیں منظور کر چکی ہے اور اسمبلی کے اس مؤقف کو نظر انداز نہیں کیا جا سکتا۔ انہوں نے کہا کہ ہر شخص کو اپنی رائے کے اظہار کا حق حاصل ہے تاہم نئے صوبوں کا قیام آئینی طریقہ کار کے مطابق ہی ممکن ہے، جس میں متعلقہ قانون ساز اداروں کی منظوری اور جہاں آئین تقاضا کرے، وہاں دو تہائی اکثریت حاصل کرنا ضروری ہے۔

اسلام آباد کے دیہی علاقوں میں صفائی اور کچرا اٹھانے کا منصوبہ شروع

اسلام آباد

کیپیٹل ڈیولپمنٹ اتھارٹی (سی ڈی اے) نے ایک ترک کمپنی کے ذریعے وفاقی دارالحکومت کے دیہی علاقوں میں صفائی اور کچرا اٹھانے کا منصوبہ شروع کر دیا ہے، جس سے پہلی بار ان علاقوں کے رہائشیوں کو باقاعدہ صفائی کی سہولت فراہم کی جا رہی ہے۔ منصوبے کا مقصد دیہی آبادیوں میں صفائی کا نظام بہتر بنانا اور کھلے مقامات اور نالوں میں کچرا پھینکنے کے مسئلے پر قابو پانا ہے۔ دیہی علاقوں میں صفائی کا کام شروع ہونے پر مقامی رہائشیوں نے خوشی کا اظہار کیا ہے۔ بھارہ کہو کے رہائشی مہتاب احمد نے کہا کہ ان کے علاقوں میں جدید آلات کے ساتھ تربیت یافتہ عملے نے صفائی کا کام شروع کر دیا ہے، جبکہ ماضی میں ان علاقوں کو مکمل طور پر نظر انداز کیا جاتا رہا۔ ان کے مطابق وردی میں ملبوس صفائی کارکنوں کو علاقے سے کچرا اٹھاتے دیکھ کر اچھا احساس ہوتا ہے اور یہ سہولت مستقبل میں بھی جاری رہنی چاہیے۔ خان پور کے رہائشی فاروق احمد نے کہا کہ صفائی کی سہولت کا آغاز خوش آئند ہے تاہم سی ڈی اے کے لیے اصل چیلنج اس منصوبے کو مستقل بنیادوں پر جاری رکھنا ہوگا۔ ان کا کہنا تھا کہ ماضی میں بھی حکومت نے بعض منصوبے اچھے انداز میں شروع کیے، لیکن بعد میں انہیں ترک کر دیا گیا۔ سی ڈی اے ذرائع کے مطابق وزیر داخلہ محسن نقوی کی ہدایت پر چیئرمین سی ڈی اے سہیل اشرف اور ممبر انوائرمنٹ عبداللہ خرم نیازی نے اس منصوبے کے آغاز میں اہم کردار ادا کیا۔ ذرائع کے مطابق صفائی کے شہری اور دیہی دونوں پیکیجز ایک ترک کمپنی نے حاصل کیے تھے، تاہم سی ڈی اے نے فی الحال اسے دیہی علاقوں کے پیکیج دوم میں کام شروع کرنے کی ہدایت کی ہے۔ منصوبے کے تحت کمپنی دیہی علاقوں میں صفائی، کچرا جمع کرنے اور اسے منتقل کرنے کی ذمہ دار ہوگی۔ جمع شدہ کچرا پہلے سیکٹر آئی الیون میں قائم ٹرانسفر اسٹیشن پہنچایا جائے گا، جہاں سے اسے راولپنڈی کے لوسر لینڈ فل سائٹ منتقل کیا جائے گا۔ معاہدے کے مطابق کمپنی 3001 صفائی کارکنوں اور 104 گاڑیوں کے ذریعے خدمات فراہم کرنے کی پابند ہے۔ سی ڈی اے کے ایک افسر کے مطابق ٹرانسفر اسٹیشن پر کچرے کو مختلف اقسام میں تقسیم کرنے کا انتظام کیا جائے گا۔ ادارہ کچرے کو دوبارہ قابلِ استعمال بنانے کے لیے ایک پلانٹ لگانے پر بھی غور کر رہا ہے، جہاں پلاسٹک کو استعمال کرتے ہوئے مین ہولز کے ڈھکن تیار کیے جا سکیں گے۔ ان کے مطابق وزیر داخلہ محسن نقوی اسلام آباد کے شہریوں کو بہتر صفائی کی سہولتیں فراہم کرنے کے لیے اس منصوبے پر خصوصی توجہ دے رہے ہیں۔ ذرائع کے مطابق ترک کمپنی نے شہری اور دیہی علاقوں کے دونوں پیکیجز کے لیے چار سال کی مدت کا تقریباً 18 ارب روپے کا ٹینڈر حاصل کیا تھا۔ ان میں دیہی علاقوں کے



پیکیج کی مالیت تقریباً ساڑھے 7 ارب روپے جبکہ شہری علاقوں کے پیکیج کی مالیت تقریباً 10 ارب روپے بتائی گئی ہے۔ تاہم ذرائع کا کہنا ہے کہ سی ڈی اے انتظامیہ شہری علاقوں کے پیکیج کی ٹینڈرنگ کا عمل منسوخ کر کے نئے سرے سے شروع کرنے پر سنجیدگی سے غور کر رہی ہے۔

لاہور

لاہور دنیا کا آلودہ ترین بڑا شہر قرار، ایئر کوالٹی انڈیکس 419 ریکارڈ، پنجاب میں اسموگ کے خلاف کارروائیاں تیز

لاہور ایک بار پھر دنیا کے آلودہ ترین بڑے شہروں کی فہرست میں پہلے نمبر پر آ گیا، جہاں 29 اکتوبر کو صبح 10 سے 11 بجے کے دوران ایئر کوالٹی انڈیکس (اے کیو آئی) 419 ریکارڈ کیا گیا۔ فضائی آلودگی کی بلند سطح کے باعث پنجاب کے مختلف شہروں میں بھی صورتحال تشویشناک رہی، جبکہ صوبائی حکومت نے اسموگ کے سیزن سے قبل آلودگی کے اسباب کے خلاف کارروائیاں تیز کر دیں۔ IQAir کی لائیو عالمی درجہ بندی کے مطابق لاہور کے بعد مصر کا دارالحکومت قاہرہ 274 اے کیو آئی کے ساتھ دوسرے اور نئی دہلی 220 کے ساتھ تیسرے نمبر پر رہا، جبکہ کراچی 165 اے کیو آئی کے ساتھ آٹھویں نمبر پر تھا۔ دوسری جانب پنجاب حکومت کے ایئر کوالٹی مانیٹرنگ ڈیٹا بورڈ کے مطابق صوبے میں قصور 348 اے کیو آئی کے ساتھ پہلے نمبر پر رہا، جبکہ لاہور 324، فیصل آباد 290، کوٹ ادو 269 اور ڈیرہ غازی خان 267 اے کیو آئی کے ساتھ آلودہ ترین شہروں میں شامل رہے۔ اسی طرح ننکانہ صاحب میں اے کیو آئی 261، حافظ آباد میں 250، ساہیوال میں 210، شیخوپورہ میں 205، جھنگ میں 203 اور راجن پور میں 201 ریکارڈ کیا گیا۔ ملتان اور گوجرانوالہ میں یہ شرح 194، بھکر میں 186 اور وہاڑی میں 181 رہی۔ رپورٹ کے مطابق دونوں مانیٹرنگ پلیٹ فارمز کی ریڈنگ میں فرق ان کے نگرانی کے مقامات اور رپورٹنگ کے اوقات کی وجہ سے تھا تاہم دونوں نے لاہور اور پنجاب کے دیگر علاقوں میں فضائی آلودگی کی بلند سطح کی نشاندہی کی۔ فضائی آلودگی پر قابو پانے کے لیے پنجاب حکومت نے دھواں چھوڑنے والی گاڑیوں، اینٹوں کے بھٹوں، صنعتی یونٹس، پلاسٹک جلانے اور تعمیراتی سرگرمیوں سے پیدا ہونے والی گرد و غبار کے خلاف کارروائیاں تیز کر دی ہیں۔ پنجاب سیف سٹیز اتھارٹی کے مطابق اسموگ سے متعلق خلاف ورزیوں کی نشاندہی کے لیے مصنوعی ذہانت سے لیس کیمروں کا استعمال کیا جا رہا ہے۔ دوسری جانب محکمہ تحفظ ماحولیات نے 28 ستمبر سے 27 اکتوبر تک ایک ماہ کی مہم کے دوران 197 غیر معیاری اینٹوں کے بھٹے مسمار، 163 یونٹس سیل اور 162 مقدمات درج کیے۔ محکمہ تحفظ ماحولیات کے ڈائریکٹر جنرل عبداللہ نیّر شیخ نے کہا کہ عوامی صحت کے تحفظ کے لیے ڈیٹا کی بنیاد پر زیرو ٹالرنس پالیسی کے تحت کارروائیاں کی جا رہی ہیں۔ سرکاری اعداد و شمار کے مطابق محکمہ تحفظ ماحولیات کی ٹیموں نے اینٹوں کے بھٹوں کے 11 ہزار 580 معائنے کیے، 314 اسموگ نوٹس جاری کیے اور 4 کروڑ 7 لاکھ روپے جرمانے عائد کیے۔ صنعتی مقامات کے 6 ہزار 650 معائنے کیے گئے، جن کے دوران 22 غیر معیاری یونٹس مسمار، 333 نوٹس جاری، 191 مقامات سیل اور 15 مقدمات درج کیے گئے، جبکہ 2 کروڑ 80 لاکھ روپے جرمانہ وصول کیا گیا۔ پلاسٹک جلانے کے خلاف کارروائیوں کے دوران 6 ہزار 64 معائنے کیے گئے، 678 نوٹس جاری، 152 مقامات سیل اور 45 ہزار 100 کلوگرام پلاسٹک ضبط کیا گیا، جبکہ تقریباً 20 لاکھ روپے جرمانے عائد کیے گئے۔ صنعتی یونٹس میں دھوئیں کے اخراج کو کنٹرول کرنے کے لیے سکشن ہڈز کی تنصیب یقینی بنانے کی مہم کے تحت 4 ہزار 204 مقامات کا معائنہ کیا گیا۔ حکام کے مطابق 1 ہزار 863 یونٹس میں یہ آلات نصب کیے جا چکے ہیں، جبکہ خلاف ورزیوں پر 1 ہزار 388 نوٹس جاری اور 333 مقامات سیل کیے گئے۔ اس مد میں 20 لاکھ 4 ہزار 500 روپے جرمانہ بھی وصول کیا گیا۔ تعمیراتی گرد و غبار کی روک تھام کے لیے محکمہ تحفظ ماحولیات کے اہلکاروں نے 397 یونین کونسلوں کا دورہ کیا، 181 نوٹس جاری کیے، 20 مقامات سیل کیے اور 25 ہزار روپے جرمانہ عائد کیا۔ گرد و غبار دبانے کے لیے تعمیراتی مقامات اور کھلی سطحوں پر 49 مقامات پر مسٹ اسپرنکلرز بھی نصب کیے گئے۔ پانی کو آلودہ کرنے والی سرگرمیوں کے خلاف 56 معائنے کیے گئے، جن کے نتیجے میں 29 نوٹس جاری اور دو یونٹس سیل کیے گئے۔ زرعی باقیات جلانے سے پیدا ہونے والے دھوئیں کی روک تھام کے لیے پنجاب حکومت نے بڑے زرعی علاقوں میں 67 کوئیک رسپانس یونٹس بھی تعینات کیے ہیں، جبکہ لاہور کے مختلف مقامات پر اینٹی اسموگ گنز نصب کی گئی ہیں۔ تھمبنتخب کریں ڈی جی محکمہ تحفظ ماحولیات عبداللہ نیّر شیخ کے مطابق اینٹی اسموگ گنز کی تنصیب کا فیصلہ زمینی صورتحال، اے کیو آئی، ذرات کی مقدار اور ہوا کے رخ کو مدنظر رکھتے ہوئے کیا گیا ہے۔ ان کا کہنا تھا کہ یہ آلات معاون اقدامات ہیں اور آلودگی کے اصل ذرائع پر قابو پانے کا متبادل نہیں۔ ادھر لاہور پولیس کے مطابق ماحولیاتی قوانین اور اسموگ سے متعلق ضابطہ کار کی خلاف ورزیوں پر 65 افراد کو گرفتار کیا گیا، جبکہ مختلف خلاف ورزیوں کے الزام میں 37 مقدمات بھی درج کیے گئے۔



اسلام آباد

پاکستان میں فضائی آلودگی پر قابو پانے اور ماحولیاتی مسائل کا حل پیش کرنے والے اسٹارٹ اپس کی معاونت کے لیے 10 ملین ڈالر کا فنڈ قائم

پاکستان نیشنل کلین ایئر کانفرنس 2026 سے خطاب کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ فضائی آلودگی سے صحت اور معیشت کو پہنچنے والا نقصان مجموعی قومی پیداوار (جی ڈی پی) کے 5.6 فیصد کے برابر ہے۔ اس کے اثرات غریب اور کمزور طبقات پر زیادہ مرتب ہوتے ہیں، جبکہ بچے، مزدور، کسان اور سڑکوں پر کام کرنے والے افراد مسلسل آلودہ فضا میں رہنے پر مجبور ہیں۔ انسٹیٹیوٹ فار ہیلتھ میٹرکس اینڈ ایویلیوایشن کی 2024 کی رپورٹ کا حوالہ دیتے ہوئے انہوں نے کہا کہ 2021 میں پاکستان میں فضائی آلودگی سے 2 لاکھ 68 ہزار اموات ہوئی تھیں۔ انہوں نے کہا کہ ہمیں ایسے حل درکار ہیں جو سستے، قابلِ توسیع اور مقامی حالات کے مطابق ہوں۔ وفاقی وزیر نے کہا کہ ہم نے ایسے اسٹارٹ اپس کی مدد کے لیے 10 ملین ڈالر کا فنڈ قائم کیا ہے جو ایسے حل پیش کر رہے ہیں جو ہوا کے معیار کو بہتر بنا سکیں، ہمارے شہروں کو زیادہ قابلِ رہائش بنا سکیں اور ہمارے لوگوں کو صحت مند رکھ سکیں۔ انہوں نے کہا کہ ہم نے ایسے اسٹارٹ اپس کی مدد کے لیے 10 ملین ڈالر کا فنڈ قائم کیا ہے جو ایسے حل پیش کر رہے ہیں جو ہوا کے معیار کو بہتر بنا سکیں، ہمارے شہروں کو زیادہ قابلِ رہائش بنا سکیں اور ہمارے لوگوں کو صحت مند رکھ سکیں۔ انہوں نے بتایا کہ حکومت اپنے محدود وسائل سے 10 ملین ڈالر کا کلین ایئر اسٹارٹ اپ فنڈ قائم کر رہی ہے جس کے لیے عالمی ترقیاتی شراکت داروں سے بھی تعاون طلب کیا گیا ہے۔ فنڈ کے بورڈ سے منظوری اگلے روز متوقع ہے۔ وفاقی وزیر نے کہا کہ چین کے شہروں بیجنگ اور شنگھائی نے فضائی آلودگی پر قابو پانے میں نمایاں پیش رفت کی ہے، پاکستان بھی مؤثر اقدامات اور عالمی تعاون کے ذریعے فضائی معیار بہتر بنا سکتا ہے۔ انہوں نے عالمی بینک، ایشیائی ترقیاتی بینک، یونیسیف اور جرمن ادارے جی آئی زیڈ کے تعاون کو سراہتے ہوئے کہا کہ صاف فضا کا تحفظ آنے والی نسلوں کے لیے حکومت کی ذمہ داری ہے۔



کراچی

نہر خیام منصوبے پر احتجاج، سندھ حکومت کا ماحولیاتی جائزے کے لیے سیپا سے رجوع

نہر خیام پر جاری تعمیراتی کام کے خلاف عوامی احتجاج کے بعد سندھ حکومت نے منصوبے کے ماحولیاتی اثرات اور قانونی تقاضوں کا جائزہ لینے کے لیے سندھ انوائرنمنٹل پروٹیکشن ایجنسی (سیپا) سے رجوع کر لیا ہے۔ محکمہ بلدیات کے تحت کراچی میگا پراجیکٹس کے پروجیکٹ منیجر نے 26 اکتوبر کو سیپا کے ڈائریکٹر جنرل کو خط لکھ کر منصوبے کے لیے ماحولیاتی منظوری اور ضروری حفاظتی اقدامات سے متعلق رائے طلب کی ہے۔ منصوبے میں نہر خیام کے ایک کلومیٹر حصے کی بحالی، ایک کلومیٹر ٹی سیوریج لائن اور ملٹی سیل باکس ڈرین کی تعمیر شامل ہے۔ محکمہ بلدیات کے مطابق اس کا مقصد نکاسی آب بہتر بنانا، گندے پانی کی آلودگی اور پانی کے جمود کو کم کرنا ہے۔ دوسری جانب ماحولیاتی کارکنوں اور علاقہ مکینوں نے منصوبے پر تحفظات کا اظہار کرتے ہوئے تعمیراتی مقام پر احتجاج کیا ہے۔ مظاہرین کو خدشہ ہے کہ آبی گزرگاہ کو محدود یا ڈھانپنے سے کراچی کے نکاسی آب کے نظام کو نقصان، شہری سیلاب کا خطرہ اور سمندری ماحول متاثر ہو سکتا ہے۔ مظاہرین نے منصوبے کی تفصیلات عوام کے سامنے نہ لانے پر بھی سوالات اٹھائے ہیں اور خدشہ ظاہر کیا ہے کہ نہر کو تجارتی سرگرمیوں، بشمول ممکنہ فوڈ اسٹریٹ، میں تبدیل کرنے کی کوشش کی جا رہی ہے۔



اسلام آباد

ایف نائن پارک میں ایک بھی درخت نہیں کاٹا جائے گا: محسن نقوی

وفاقی وزیر داخلہ محسن نقوی نے یقین دہانی کرائی ہے کہ اسلام آباد کے ایف نائن پارک کی مجوزہ تزئین و آرائش کے دوران ایک بھی درخت نہیں کاٹا جائے گا اور نہ ہی کوئی نیا کنکریٹ کا ڈھانچہ تعمیر کیا جائے گا۔ سوشل میڈیا پر جاری بیان میں انہوں نے کہا کہ فاطمہ جناح پارک اسلام آباد کے شہریوں کے لیے خاص اہمیت رکھتا ہے۔ منصوبے میں بہتر روشنی، خوبصورت جھیل، کافی شاپس، بہتر واک ویز اور ہزاروں نئے درخت لگانے کے اقدامات شامل ہوں گے۔ محسن نقوی کے مطابق مقصد پارک کو مزید سرسبز، محفوظ اور خاندانوں کے لیے پرکشش بنانا ہے۔ انہوں نے اس سے قبل کیپٹل ڈیولپمنٹ اتھارٹی کے ساتھ مل کر ایف نائن پارک کو لندن کے ہائیڈ پارک کی طرز پر ترقی دینے کا منصوبہ پیش کیا تھا۔ واضح رہے کہ اسلام آباد میں درختوں کی کٹائی پر ماضی میں شہریوں کی جانب سے تحفظات سامنے آتے رہے ہیں۔ 2024 میں سپریم کورٹ نے ایف نائن پارک میں درختوں کی کٹائی کا نوٹس لیتے ہوئے سی ڈی اے کو ایسا کرنے سے روک دیا تھا۔

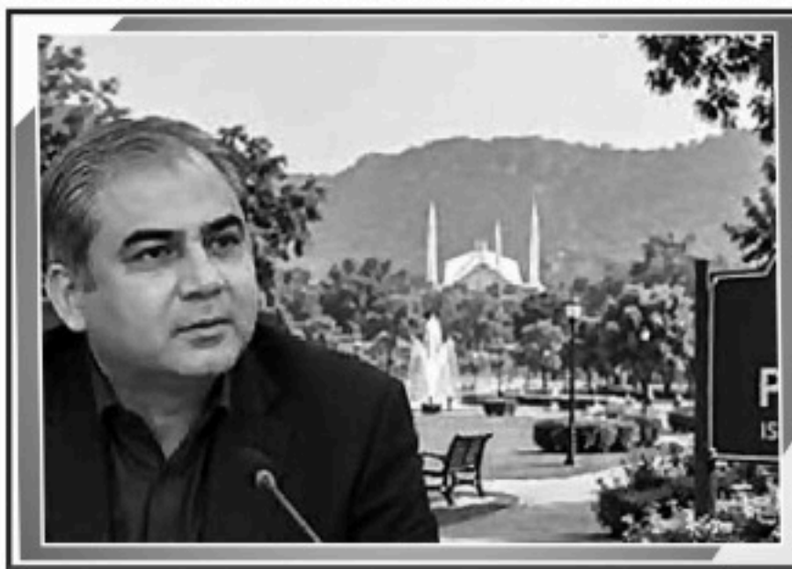

کراچی

کراچی میں موسمیاتی بحران سنگین، KCAP پر عملدرآمد تیز کرنے کا مطالبہ

ماہرین نے کراچی کلائمیٹ ایکشن پلان پر سست عملدرآمد پر تشویش کا اظہار کرتے ہوئے فوری اور مربوط اقدامات پر زور دیا ہے۔ ان کا کہنا ہے کہ کراچی کو شدید گرمی، شہری سیلاب، خشک سالی، ساحلی خطرات، فضائی آلودگی اور سبز علاقوں میں تیزی سے کمی جیسے خطرات کا سامنا ہے۔ کراچی میں دی نالج فورم، کراچی یونین آف جرنلسٹس اور لوکل گورنمنٹ رپورٹرز ایسوسی ایشن کے زیر اہتمام میڈیا ڈائیلاگ میں ماہرین نے کہا کہ شہر کا تعمیر شدہ رقبہ 2013 سے 2023 کے دوران 270 سے بڑھ کر 538 مربع کلومیٹر ہو گیا، جبکہ گھاس اور جھاڑیوں، زرعی زمین اور مینگرووز میں نمایاں کمی ہوئی۔ این ای ڈی یونیورسٹی کے مسعود طارق نے کہا کہ KCAP کا مقصد کراچی کو 2050 تک کاربن نیوٹرل بنانے کے ساتھ موسمیاتی خطرات سے نمٹنے کی صلاحیت بڑھانا ہے۔ انہوں نے مینگرووز کے تحفظ، بہتر نکاسی آب، شہری سبز علاقوں میں اضافے اور فضلے کے مؤثر انتظام پر زور دیا۔ کلین انرجی ماہر باسل اینڈ ریوز نے بتایا کہ کراچی میں تقریباً 300,2 میگاواٹ سولر صلاحیت نصب ہو چکی ہے، تاہم توانائی کی منتقلی کے فوائد کم آمدنی والے صارفین تک بھی پہنچانے کی ضرورت ہے۔



کراچی

میئر کراچی بیرسٹر مرتضیٰ وہاب نے جمعہ کے روز عباسی شہید اسپتال میں نو تعمیر شدہ قائدِ عوام او پی ڈی بلاک کا افتتاح کر دیا، جس کے بعد نئے بلاک میں مریضوں کے لیے بیرونی مریضوں کی طبی خدمات شروع کر دی گئیں۔ افتتاحی تقریب سے خطاب کرتے ہوئے میئر کراچی نے کہا کہ نئے او پی ڈی بلاک کے فعال ہونے سے مریضوں کو بہتر طبی سہولیات میسر آئیں گی اور عباسی شہید اسپتال کو جدید خطوط پر استوار کرنے کی کوششوں میں ایک اہم پیش رفت ہوگی۔ انہوں نے کہا کہ اسپتال پہنچنے پر انتظامیہ سے ان کا پہلا سوال عمارت کی صفائی اور دیکھ بھال کے حوالے سے تھا۔ سرکاری اسپتالوں میں مریضوں کے علاج کے ساتھ صفائی اور عمارت کی مناسب دیکھ بھال کا نظام بہتر بنانا بھی ضروری ہے۔ شہر میں جاری ترقیاتی منصوبوں کا ذکر کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ سڑکوں کی تعمیر اور بحالی کے کام آئندہ تین سے چار ماہ میں مکمل کرنے کی کوشش کی جائے گی تاکہ شہریوں کو درپیش مشکلات کم ہو سکیں۔ ان کا کہنا تھا کہ بعض ذمہ داریاں حکومت کو براہ راست ادا کرنی چاہئیں، جبکہ دیگر منصوبوں کی تکمیل کے لیے پبلک پرائیویٹ پارٹنرشپ سے بھی فائدہ اٹھایا جا سکتا ہے۔ میئر نے کہا کہ مقصد عوام کو عارضی ریلیف دینے کے بجائے ان کے مسائل کا مستقل حل تلاش کرنا ہے۔ نئی تعمیر ہونے والی سڑکوں کی حفاظت شہریوں کی بھی ذمہ داری ہے اور انہیں بلاوجہ کھدائی یا نقصان سے بچانا چاہیے۔ انہوں نے عباسی شہید اسپتال کے امور کی نگرانی اور بہتری کے لیے ''فرینڈز آف کراچی'' کے نام سے ایک بورڈ قائم کرنے کا ارادہ بھی ظاہر کیا، جس میں سرکاری اور نجی شعبے کے نمائندے شامل ہوں گے۔ یہ بورڈ اسپتال کے انتظامی امور اور دیگر شہری معاملات کی نگرانی کرتے ہوئے بہتری کے لیے کام کرے گا۔ ہسپتال تلاش کریں مرتضیٰ وہاب نے کہا کہ کوشش ہے کہ ایسا مؤثر اور پائیدار نظام قائم کیا جائے جو کسی ایک فرد کے بجائے ادارہ جاتی بنیادوں پر کام کرے۔ پہلے مرحلے میں اسپتال کی طبی خدمات کو فعال اور بہتر بنایا جائے گا، جبکہ دوسرے مرحلے میں مجموعی انتظامی نظام، بشمول ادویات کی فراہمی کے طریقہ کار کو بہتر بنانے پر توجہ دی جائے گی۔ انہوں نے کہا کہ ادویات کی خریداری اس وقت تک نہیں کی جائے گی جب تک ان کی مریضوں تک شفاف اور مؤثر ترسیل کا نظام قائم نہیں ہو جاتا۔ اسپتال انتظامیہ خریداری اور مریضوں کو ادویات کی فراہمی کے درمیان موجود خامیوں کو دور کرنے کے لیے قابلِ عمل نظام وضع کرے گی۔



کراچی: عباسی شہید اسپتال میں قائدِ عوام او پی ڈی بلاک کا افتتاح، مریضوں کے لیے نئی سہولیات فعال

لاہور

لاہور ہائی کورٹ نے پنجاب حکومت کو صوبے کے تمام سرکاری اسپتالوں میں پرچی سسٹم ختم کرنے کے اپنے وعدے پر چار ہفتوں میں سختی سے عمل درآمد یقینی بنانے کا حکم دے دیا۔ ڈیسیفلمیں دیکھیں جسٹس ملک جاوید اقبال وائیں نے یہ ہدایت 2020 میں جوڈیشل ایکٹوازم پینل کے چیئرمین اظہر صدیق کی جانب سے دائر عوامی مفاد کی درخواست کی سماعت کے دوران جاری کی۔ سماعت کے دوران اسپیشل سیکریٹری صحت نبیلہ عرفان عدالت میں پیش ہوئیں اور سرکاری اسپتالوں میں طبی سہولتوں کی دستیابی، معیار اور استعداد سے متعلق جامع رپورٹ جمع کرانے کے لیے مزید وقت مانگا۔ انہوں نے عدالت کو یقین دہانی کرائی کہ ایمرجنسی اور او پی ڈی کے مریضوں کو رجسٹریشن کاؤنٹر سے پرچی حاصل کرنے یا طویل قطاروں میں کھڑے ہونے کے بغیر فوری طبی امداد فراہم کی جائے گی۔ محکمہ صحت مریضوں کے معائنے اور علاج کے عمل کو بہتر بنانے، تاخیر اور رش ختم کرنے کے لیے جدید ٹیکنالوجی پر مبنی نظام بھی متعارف کرائے گا۔ عدالت نے قرار دیا کہ درخواست 2020 سے زیر التوا ہے لیکن متعدد نوٹسز اور واضح ہدایات کے باوجود کسی فریق نے آج تک عمل درآمد رپورٹ جمع نہیں کرائی۔ جسٹس وائیں نے اس صورت حال کو عدالتی احکامات اور آئینی و قانونی ذمہ داریوں کے حوالے سے غیر سنجیدہ رویہ قرار دیا۔ عدالت نے حکومتی یقین دہانی ریکارڈ پر لیتے ہوئے حکام کو چار ہفتوں میں اس پر سختی سے عمل درآمد اور آئندہ سماعت سے قبل دستاویزی شواہد کے ساتھ تفصیلی رپورٹ جمع کرانے کی ہدایت کی۔ تمام فریقین کو درخواست میں اٹھائے گئے اعتراضات اور عوام کو بنیادی طبی سہولتیں فراہم کرنے کے لیے کیے گئے اقدامات پر بھی جامع رپورٹس پیش کرنے کا حکم دیا گیا۔ عدالت معاونت لیں جج نے خبردار کیا کہ قانونی جواز کے بغیر مزید عدم تعمیل کو سنجیدگی سے لیا جائے گا اور ذمہ دار افسران کے خلاف قانون کے مطابق کارروائی ہو سکتی ہے۔ عدالت نے مزید سماعت چھ ہفتوں کے لیے ملتوی کر دی۔



سرکاری اسپتالوں میں پرچی سسٹم چار ہفتوں میں ختم کرنے کا حکم

اسلام آباد

وفاقی وزیر صحت سید مصطفیٰ کمال نے نیشنل ایمرجنسی آپریشنز سینٹر میں مہم کا افتتاح کرتے ہوئے بچوں کو پولیو سے بچاؤ کے قطرے پلائے۔ مہم میں 2 لاکھ سے زائد فرنٹ لائن ورکرز حصہ لے رہے ہیں اور یہ پاکستان اور افغانستان میں بیک وقت چلائی جائے گی۔ وزیر صحت نے کہا کہ پولیو کا خاتمہ قومی ترجیح ہے، خصوصاً جنوبی خیبر پختونخوا میں وائرس کی موجودگی تشویش کا باعث ہے۔ حکومت سیکیورٹی اور رسائی کے مسائل حل کرنے کے لیے صوبائی حکومت اور متعلقہ اداروں کے ساتھ کام کر رہی ہے۔ انہوں نے والدین پر زور دیا کہ پانچ سال سے کم عمر ہر بچے کو پولیو کے قطرے پلانے کے لیے ٹیموں سے تعاون کریں۔ پاکستان میں 1994 میں انسداد پولیو پروگرام کے آغاز کے بعد کیسز میں 8.99 فیصد کمی آئی ہے۔ 2025 میں 31 کیسز رپورٹ ہوئے جبکہ رواں سال اب تک سات کیسز سامنے آئے ہیں۔ پولیو کا کوئی علاج نہیں اور یہ عمر بھر کی معذوری یا موت کا سبب بن سکتا ہے۔ عالمی ادارہ صحت سے منظور شدہ ویکسین محفوظ اور مؤثر ہے، اس لیے ہر مہم کے دوران پانچ سال سے کم عمر بچوں کو قطرے پلانا ضروری ہے۔



اسلام آباد: ملک کے 97 ہائی رسک اضلاع میں 2026 کی تیسری ذیلی قومی انسداد پولیو مہم شروع

مہم کے دوران 2 سے 8 نومبر تک تقریباً 2 کروڑ 40 لاکھ بچوں کو ویکسین پلائی جائے گی۔

حیدرآباد

بدین سے تعلق رکھنے والا ریبیز کا شکار 6 سالہ بچہ لیاقت یونیورسٹی اسپتال (ایل یو ایچ) حیدرآباد میں انتقال کر گیا، جس کے بعد سندھ میں رواں سال ریبیز سے اموات کی تعداد 43 ہو گئی۔ محکمہ صحت کے مطابق بلال ولد امجد راجپوت کو 29 ستمبر کو گاؤں بچل بالن میں کتے نے کاٹا تھا۔ واقعے میں مزید سات افراد بھی متاثر ہوئے تھے، جبکہ بعد میں شہریوں نے کتے کو ہلاک کر دیا۔ بچے کو گولارچی کے ایک اسپتال میں ریبیز امیونوگلوبیولن (آر آئی جی) کی ایک اور اینٹی ریبیز ویکسین کی تین خوراکیں دی گئی تھیں۔ طبیعت خراب ہونے پر اسے پہلے انڈس اسپتال بدین لے جایا گیا، جہاں سے فارغ کیے جانے کے تقریباً دو ہفتے بعد لیاقت یونیورسٹی اسپتال کی سٹی برانچ منتقل کیا گیا۔ اسپتال کے میڈیکل سپرنٹنڈنٹ ڈاکٹر ارشاد کاظمی کے مطابق بچے کو پانی سے خوف، سانس لینے میں دشواری، بے چینی اور بخار کی شکایات تھیں۔ تشویشناک حالت میں اسپتال پہنچنے کے بعد اسے طبی امداد اور انتہائی نگہداشت فراہم کی گئی، تاہم وہ اسی روز انتقال کر گیا۔ دوسری جانب سندھ کے چیف سیکریٹری آصف حیدر شاہ کی ہدایت پر ریبیز سے اموات کے واقعات میں ویکسین اور آر آئی جی لگوانے کے باوجود مریضوں کی ہلاکت پر چار ڈاکٹروں کو معطل اور سات طبی مراکز کے سربراہان سے وضاحت طلب کر لی گئی ہے۔ محکمہ صحت نے ویکسین کی کولڈ چین، معیار اور علاج فراہم کرنے والے عملے کی تربیت میں ممکنہ خامیوں کی نشاندہی کے لیے ریبیز سے ہونے والی ہر موت کی نگرانی کا نظام بھی شروع کر دیا ہے۔



سندھ میں ریبیز سے اموات 43 ہو گئیں، ویکسین لگوانے کے باوجود 6 سالہ بچہ جاں بحق



ٹیلی میڈیسن منصوبے میں توسیع کے لیے وزارت صحت اور صحت کہانی کے درمیان مفاہمتی

یادداشت پر دستخط

اسلام آباد

وفاقی وزارتِ قومی صحت، ضوابط و رابطہ اور صحت کہانی کے درمیان ٹیلی میڈیسن منصوبے میں توسیع اور عوام کو طبی سہولیات کی فراہمی کا دائرہ وسیع کرنے کے لیے مفاہمتی یادداشت پر دستخط کی تقریب منعقد ہوئی۔ صحت مشورہ لیں اس موقع پر ٹیلی میڈیسن منصوبے کی توسیع کے حوالے سے پریس کانفرنس بھی کی گئی، جس میں منصوبے کے اغراض و مقاصد، اب تک کی پیش رفت اور مستقبل کے لائحہ عمل پر تفصیلی روشنی ڈالی گئی۔ وفاقی وزیرِ صحت سید مصطفیٰ کمال نے کہا کہ ٹیلی میڈیسن جدید ٹیکنالوجی کے ذریعے صحت کی سہولیات عوام تک پہنچانے کا ایک مؤثر ذریعہ ہے۔ حکومت صحت کے شعبے میں ڈیجیٹل سہولیات کے فروغ اور معیاری طبی خدمات تک عوام کی رسائی بہتر بنانے کے لیے اقدامات جاری رکھے ہوئے ہے انہوں نے کہا کہ ٹیلی میڈیسن منصوبے میں توسیع سے عوام کو طبی سہولیات کی فراہمی کا دائرہ مزید وسیع کرنے میں مدد ملے گی۔

نیب کا کرپشن کیسز کی حد 50 کروڑ سے کم کر کے 5 کروڑ روپے کرنے کا مطالبہ



اسلام آباد

قومی احتساب بیورو (نیب) نے حکومت سے مطالبہ کیا ہے کہ 50 کروڑ روپے سے کم مالیت کے کرپشن کیسز کی تحقیقات پر عائد پابندی سے متعلق قانون پر نظر ثانی کی جائے اور اس حد کو کم کر کے 5 کروڑ روپے کیا جائے۔ نیب کے چیئرمین ریٹائرڈ لیفٹیننٹ جنرل نذیر احمد بٹ نے حالیہ میڈیا بریفنگ میں بتایا کہ ادارے نے حکومت سے درخواست کی ہے کہ کرپشن کیسز میں کارروائی کے لیے مالی حد کم کی جائے تاکہ بڑے پیمانے پر بدعنوانی میں ملوث افراد کے خلاف مؤثر کارروائی کی جا سکے۔ انہوں نے دعویٰ کیا کہ نیب نے قبضہ مافیا سے کھربوں روپے مالیت کی سرکاری اراضی واگزار کرائی ہے، جس میں پاکستان ریلوے کی 2 لاکھ 35 ہزار 622 کنال زمین بھی شامل ہے۔ نیب چیئرمین کے مطابق ادارہ منی لانڈرنگ کے معاملات پر بھی توجہ دے رہا ہے۔ انہوں نے مغربی ممالک پر تنقید کرتے ہوئے کہا کہ وہاں پاکستانی تارکین وطن کی جانب سے سرمایہ کاری اور اخراجات کے لیے استعمال ہونے والی رقوم کے ذرائع کی مناسب جانچ نہیں کی جاتی۔ ان کا کہنا تھا کہ نیب کو معلوم ہوا ہے کہ ایک لاکھ 47 ہزار سے زائد پاکستانی طلبہ بیرون ملک مقیم ہیں اور ان کے والدین بھاری فیسیں ادا کر رہے ہیں، تاہم مغربی ممالک میں متعلقہ حکام ان رقوم کے ذرائع کے بارے میں سوال نہیں کرتے۔ انہوں نے مزید بتایا کہ سرمایہ کاروں کی شکایات کے ازالے کے لیے ایک کمیٹی تشکیل دی گئی ہے، کیونکہ بعض سرمایہ کاروں کا خیال ہے کہ انہیں مناسب تحفظ فراہم نہیں کیا جا رہا۔

سرکاری اراضی اور اثاثوں کی ریکوری

نیب کے ڈائریکٹر جنرل آپریشنز امجد اللکھ کے مطابق رواں سال کی تیسری سہ ماہی کے دوران ادارے نے 18.9 کھرب روپے مالیت کی سرکاری اراضی واگزار کرائی، جس کے بعد 2023 سے اب تک مجموعی ریکوری 524.11 کھرب روپے تک پہنچ گئی ہے۔ ان کے مطابق نیب کی مسلسل کوششوں کے نتیجے میں 2026 کے دوران اب تک قیمتی سرکاری اراضی اور دیگر اثاثوں کی مجموعی مالیت 6.14 کھرب روپے رہی ہے۔ انہوں نے بتایا کہ متاثرہ 280,4 افراد کو ان کے بینک اکاؤنٹس کے ذریعے 90 کروڑ 80 لاکھ روپے واپس کیے گئے۔ امجد اللکھ کا کہنا تھا کہ پاکستان ریلوے کی 2 لاکھ 35 ہزار 622 کنال زمین واگزار ہونے کے بعد ادارہ جلد مالی طور پر خود کفیل ہو سکے گا اور بڑے ریلوے منصوبے شروع کرنے کی پوزیشن میں آ جائے گا۔ نیب چیئرمین کے مطابق واگزار کرائی گئی پاکستان ریلوے کی زمین کی مالیت 78.6 کھرب روپے ہے۔ یہ پیش رفت ایسے وقت میں سامنے آئی ہے جب حکومت کراچی سے پشاور تک اضافی ریلوے ٹریک بچھانے کے ایم ایل ون منصوبے کے لیے بیرونی قرضوں کے حصول کی کوشش کر رہی ہے۔ نیب چیئرمین نے کہا کہ پاکستان ریلوے کی اراضی کی ریکوری کے بعد ادارے کا اگلا ہدف بجلی کے شعبے متروکہ وقف املاک بورڈ، سرکاری ملکیتی اداروں اور کان کنی و معدنیات کے شعبوں میں بدعنوانی کو بے نقاب کرنا ہے۔ سیکریٹری ریلوے سید مظہر علی شاہ نے ڈان سے گفتگو کرتے ہوئے تصدیق کی کہ نیب نے بڑی مقدار میں قبضہ شدہ اراضی واگزار کرائی ہے۔ انہوں نے کہا کہ واگزار کرائے گئے اثاثوں کی فروخت کے لیے ایک شفاف اور مؤثر طریقہ کار تیار کیا جا رہا ہے تاکہ حاصل ہونے والی رقم مستقبل کے منصوبوں، ریلوے کی اپ گریڈیشن اور خدمات کی بہتری پر خرچ کی جا سکے۔

وزیر اعلیٰ مریم نواز شریف نے ڈپٹی کمشنر جھنگ بابر صاحب دین کو فوری طور پر عہدے سے ہٹا دیا۔



جھنگ

پنجاب کی وزیر اعلیٰ مریم نواز شریف نے جھنگ کے ڈپٹی کمشنر بابر صاحب دین کو فوری طور پر عہدے سے ہٹا دیا ہے کیونکہ ایک وائرل ویڈیو میں پنجاب انفورسمنٹ اینڈ ریگولیٹری اتھارٹی (پیرا) کی گاڑی کو کار ریلی میں شامل دکھایا گیا تھا۔ سوشل میڈیا پر گردش کرنے والی ایک ویڈیو میں پیرا کی گاڑی کو دیگر گاڑیوں کے ساتھ کار ریلی میں حصہ لیتے ہوئے دیکھا گیا ہے اور اس ویڈیو کا تعلق ایم پی اے ثاقب چدھڑ کے پروٹوکول سے بھی جوڑا جا رہا تھا۔ وزیر اعلیٰ نے اس حوالے سے اپنے بیان میں کہا کہ ویڈیو میں واضح طور پر ایک کار ریلی دکھائی دے رہی ہے جس میں پیرا کی گاڑی دیگر شرکت کنندہ گاڑیوں کے ساتھ جا رہی ہے۔ ریگولیٹری اتھارٹی کے وسائل کو غیر سنجیدہ مقاصد کے لیے استعمال کرنا، جو اس کے مقررہ مینڈیٹ سے باہر ہے، انتظامی نظم و ضبط کی سنگین خلاف ورزی اور قائم پالیسی کی خلاف ورزی ہے۔ اس معاملے کے پیش نظر ڈپٹی کمشنر کو فوری طور پر عہدے سے ہٹا دیا جا رہا ہے۔ بعد میں جب کچھ لوگوں نے دعویٰ کیا کہ پیرا کی گاڑی صحرائی ریلی کے دوران سیکیورٹی یا ریسکیو کے لیے سرکاری ڈیوٹی پر تھی تو وزیر اعلیٰ نے وضاحت کرتے ہوئے کہا کہ سیکیورٹی پولیس کی ذمہ داری ہے جبکہ ریسکیو اور ایمرجنسی ریسپانس ریسکیو 2211 کے دائرہ کار میں آتا ہے۔ ان دونوں میں سے کوئی بھی کام پیرا کے قانونی مینڈیٹ میں شامل نہیں۔ اس لیے ریلی میں پیرا کی گاڑی کی تعیناتی کے پیچھے کوئی واضح جواز نظر نہیں آتا اور یہ سنگین خدشات پیدا کرتا ہے۔ بابر صاحب دین (پی اے ایس ر بی ایس-18) جولائی 2026 میں جھنگ کے ڈپٹی کمشنر مقرر ہوئے تھے۔ اس سے قبل وہ ستھرا پنجاب اتھارٹی کے ڈائریکٹر جنرل اور لاہور ویسٹ مینجمنٹ کمپنی کے سی ای او کے عہدوں پر فائز رہ چکے ہیں۔ وہ پاکستان ایڈمنسٹریٹو سروس کے افسر ہیں اور اس سے پہلے ہنزہ کے ڈپٹی کمشنر، اسلام آباد اور جہلم میں ایڈیشنل ڈپٹی کمشنر کے طور پر بھی خدمات انجام دے چکے ہیں۔ سرکاری حلقوں کے مطابق انہیں فوری طور پر ٹرانسفر کر دیا گیا ہے اور سروسز اینڈ جنرل ایڈمنسٹریشن ڈیپارٹمنٹ کو رپورٹ کرنے کی ہدایت کی گئی ہے۔ پیرا پنجاب انفورسمنٹ اینڈ ریگولیشن ایکٹ ۴۲۰۲ کے تحت قائم کی گئی ایک خصوصی فورس ہے جسے وزیر اعلیٰ مریم نواز کی حکومت نے قیمت کنٹرول، ذخیرہ اندوزی، ناجائز منافع خوری اور تجاوزات جیسے معاملات پر عمل درآمد کے لیے بنایا تھا۔ اس کا مینڈیٹ عام سیکیورٹی، پروٹوکول یا غیر سرکاری ریلیوں میں شرکت کا نہیں۔ وزیر اعلیٰ خود اس اتھارٹی کی چیئرپرسن ہیں۔ اس فیصلے پر ملے جلے ردعمل سامنے آئے ہیں۔ کچھ لوگوں نے اسے سرکاری وسائل کے غلط استعمال اور وی آئی پی کلچر کے خلاف سخت قدم قرار دیا ہے جبکہ بعض نے مطالبہ کیا ہے کہ کمشنر کی سطح پر منصفانہ انکوائری کے بعد ہی حتمی کارروائی کی جائے۔

کچھ حلقوں نے وزیر اعلیٰ پر دوہرے معیار اپنانے کا الزام بھی لگایا ہے۔ اب تک مین سٹریم میڈیا میں تفصیلی نوٹیفکیشن سامنے نہیں آیا تاہم یہ معاملہ ترقی پذیر ہے۔ افسر کی اگلی تعیناتی یا کسی باقاعدہ انکوائری کے حوالے سے مزید احکامات کا انتظار ہے۔

سابق ڈپٹی کمشنر خانیوال ملیحہ راشد کے خلاف مبینہ مالی بے ضابطگیوں کی انکوائری شروع



لاہور

پنجاب کے محکمہ اینٹی کرپشن اسٹیبلشمنٹ نے خانیوال کی سابق ڈپٹی کمشنر ملیحہ راشد کے خلاف مبینہ مالی بے ضابطگیوں کے الزام میں انکوائری شروع کر دی ہے۔ میڈیا میں شائع ہونے والی خبروں کے مطابق وزیر اعلیٰ پنجاب مریم نواز شریف کی ہدایت پر یہ تحقیقات خانیوال کے اکبر بازار بیوٹیفکیشن منصوبے میں مبینہ مالی بے ضابطگیوں کے معاملے پر شروع کی گئی ہیں۔ سابق ڈپٹی کمشنر پر الزام ہے کہ انہوں نے ٹھیکیدار کے ساتھ مبینہ ملی بھگت سے منصوبے میں کرپشن کی۔ اطلاعات کے مطابق ٹھیکیدار نے پیشگی لوائیگی وصول کرنے کے بعد مبینہ طور پر کام ادھورا چھوڑ دیا اور فرار ہو گیا، جبکہ منصوبہ مقررہ مدت سے خاصی تاخیر کا شکار رہا۔ رپورٹ کے مطابق ڈائریکٹر جنرل اینٹی کرپشن ڈیپارٹمنٹ سہیل ظفر چٹھہ نے تاحال سابق ڈپٹی کمشنر کو حراست میں لیے جانے کی تصدیق نہیں کی۔ کرپشن حکام کی جانب سے انکوائری کے نتائج یا الزامات کی حتمی تصدیق تاحال سامنے نہیں آئی۔

عدالتی حکم کے باوجود مقدمہ درج کرنے پر لاہور ہائیکورٹ کی ڈی جی اینٹی کرپشن کی سرزنش

لاہور

لاہور ہائیکورٹ نے حکم امتناع کے باوجود مقدمہ درج کرنے پر اینٹی کرپشن اسٹیبلشمنٹ (اے سی ای) کے سربراہ کی سرزنش کرتے ہوئے ایف آئی آر کی منظوری دینے والے افسر سمیت متعلقہ حکام کو تفصیلی تحریری رپورٹس کے ساتھ طلب کر لیا۔ جسٹس ابہر گل خان نے پنجاب اسمبلی کے سابق سیکریٹری محمد خان بھٹی کی جانب سے 2023 میں دائر توہین عدالت کی درخواست پر سماعت کی۔ اے سی ای کے ڈائریکٹر جنرل سہیل ظفر چٹھہ عدالت میں پیش ہوئے اور ابتدائی رپورٹ جمع کرائی، تاہم عدالت نے رپورٹ اور سرکاری وکلا کی وضاحت پر عدم اطمینان کا اظہار کیا۔ عدالت نے 13 اپریل 2023 کے حکم امتناع کا حوالہ دیتے ہوئے سوال کیا کہ اسی روز ایف آئی آر کیوں درج کی گئی اور کیا اس حکم کو کسی اعلیٰ فورم پر چیلنج کیا گیا تھا۔ سرکاری وکیل نے مؤقف اختیار کیا کہ انکوائری 7 اپریل کو شروع ہوئی اور ایف آئی آر کی منظوری حکم امتناع سے پہلے دی گئی تھی، جبکہ مقدمہ درج ہونے تک محکمے کو عدالتی حکم کی تحریری نقل موصول نہیں ہوئی تھی۔ عدالت نے وضاحت کو غیر تسلی بخش قرار دیتے ہوئے تمام متعلقہ افسران کو آئندہ سماعت پر تفصیلی تحریری جوابات سمیت پیش ہونے کا حکم دیا۔ مزید سماعت دو ہفتوں کے لیے ملتوی کر دی گئی۔

فیسکو کے سی ای او اور تین بیٹوں کے خلاف 32 کروڑ روپے سے زائد کی مبینہ ٹیکس چوری کا مقدمہ

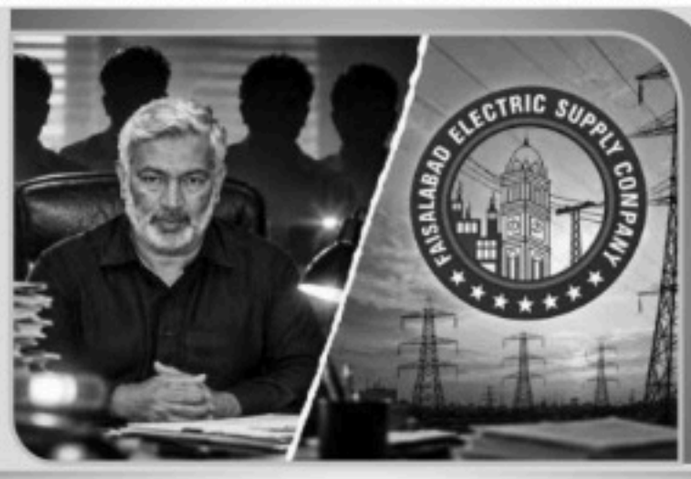

فیصل آباد

ڈائریکٹوریٹ آف انٹیلی جنس اینڈ انویسٹی گیشن ان لینڈ ریونیو، فیصل آباد نے فیصل آباد الیکٹرک سپلائی کمپنی (فیسکو) کے چیف ایگزیکٹو آفیسر محمد عامر پنہوں اور ان کے تین بیٹوں کے خلاف 32 کروڑ روپے سے زائد کی مبینہ ٹیکس چوری اور منی لانڈرنگ کے الزام میں مقدمہ درج کر لیا ہے۔ ایف آئی آر کے مطابق 2025 اور 2026 کے دوران مبینہ طور پر بچائے گئے ٹیکس کی رقم کو تحائف اور جائیدادوں کی خریداری کے ذریعے اثاثوں میں تبدیل کیا گیا اور یہ اثاثے سی ای او کے بیٹوں کے نام منتقل کیے گئے۔ مقدمے میں ان کے تین بیٹوں محمد ہادی، محمد سعد اور محمد ابراہیم سمیت دیگر متعلقہ افراد کو بھی نامزد کیا گیا ہے۔ ایف آئی آر میں الزام عائد کیا گیا ہے کہ سابقہ برسوں کے گوشواروں میں ظاہر کی گئی نقد رقوم میں ردوبدل کیا گیا۔ محمد عامر پنہوں نے مبینہ طور پر 2014 کے ٹیکس گوشوارے میں 35 لاکھ روپے نقد ظاہر کیے تھے جنہیں بعد ازاں بڑھا کر 73 کروڑ 30 لاکھ روپے کر دیا گیا، جبکہ اسی سال ان کی ظاہر کردہ آمدن 11 لاکھ 39 ہزار روپے تھی۔ مقدمے کے مطابق 2025 اور 2026 میں ان کے بیٹوں کے نام اربوں روپے مالیت کے تحائف بھی ظاہر کیے گئے۔ فیصل آباد اور چنیوٹ میں زرعی اراضی اور دیگر اثاثوں کی خریداری بھی تحقیقات کا حصہ ہے۔ ایف آئی آر میں مزید الزام لگایا گیا ہے کہ اثاثوں کے گوشواروں میں مبینہ ردوبدل اور رقوم کی منتقلی کے ذریعے ان اثاثوں کے اصل ذرائع چھپانے کی کوشش کی گئی۔ یہ مقدمہ انسدادِ منی لانڈرنگ ایکٹ 2010 کے تحت درج کیا گیا ہے۔ دوسری جانب فیسکو کے سی ای او عامر پنہوں نے اپنے مؤقف میں کہا ہے کہ معاملہ ان کی وراثتی جائیدادوں سے متعلق ہے، جن کی مالیت کو قابلِ ٹیکس آمدن کے طور پر ظاہر کیا گیا تھا۔ انہوں نے کہا کہ وہ فیڈرل بورڈ آف ریونیو (ایف بی آر) کی جانب سے درج مقدمے کا قانونی طور پر دفاع کریں گے۔

جھنگ ڈسٹرکٹ ہیلتھ اتھارٹی کے فنڈز میں مبینہ خورد برد، سابق سی ای او کے خلاف محکمانہ کارروائی کا حکم برقرار

جھنگ

گورنر پنجاب نے ڈسٹرکٹ ہیلتھ اتھارٹی جھنگ کے فنڈز میں مبینہ طور پر لاکھوں روپے کی خورد برد کے معاملے میں محتسب پنجاب کا فیصلہ برقرار رکھتے ہوئے سیکریٹری صحت کو سابق چیف ایگزیکٹو آفیسر (سی ای او) کے خلاف محکمانہ کارروائی شروع کرنے کی ہدایت کر دی۔ شہری حاجی محمد حسین نے محتسب کو شکایت درج کرائی تھی کہ ایندھن کے زائد بلوں اور گاڑیوں کی مرمت کے اخراجات بڑھا چڑھا کر ظاہر کر کے سرکاری فنڈز میں خورد برد کی گئی۔ محتسب کے ضلعی مشیر چوہدری الماس نے معاملے کی انکوائری کی۔ سابق سی ای او ڈاکٹر شہزاد نے اپنے جواب میں مؤقف اختیار کیا کہ سرکاری گاڑی جھنگ اور ملحقہ علاقوں میں صحت کے پروگراموں کی نگرانی کے لیے استعمال ہوتی رہی ہے، اس لیے ایندھن اور مرمت کے اخراجات جائز تھے۔ تاہم انکوائری رپورٹ میں الزامات ثابت قرار دیے گئے اور محتسب پنجاب نے سیکریٹری صحت کو باقاعدہ محکمانہ انکوائری اور کارروائی کی ہدایت کی۔

جعلی پولیس مقابلے میں نوجوان کے قتل میں ایک پولیس اہلکار کو سزائے موت، دو کو عمر قید



کراچی

سیشن عدالت نے جعلی پولیس مقابلے میں 26 سالہ نوجوان عامر حسین کے قتل کے مقدمے میں ایک پولیس اہلکار کو سزائے موت جبکہ دو دیگر کو عمر قید کی سزا سنادی۔ تین پولیس کانسٹیبلز فیصل، شہریار اور ناصر پر الزام تھا کہ انہوں نے 2022 میں گلستان جوہر کے ایک اپارٹمنٹ کمپلیکس میں نوجوان عامر حسین کو فائرنگ کر کے قتل کیا تھا۔ پولیس کے مطابق اسنیپ چیکنگ کے دوران موٹر سائیکل نہ روکنے پر اہلکاروں نے اس کا تعاقب کیا تھا۔ انسداد دہشت گردی کی عدالت میں زیر سماعت مقدمہ دہشت گردی کی دفعات ختم ہونے کے بعد سیشن عدالت منتقل کر دیا گیا تھا۔ سرکاری وکیل پرویز احمد قریشی اور دفاع کے دلائل سننے کے بعد ایڈیشنل ڈسٹرکٹ اینڈ سیشن جج (شرقی) عزیز الرحمن جونیجو نے تینوں پولیس اہلکاروں کو مجرم قرار دیا۔ عدالت نے فائرنگ کر کے نوجوان کو قتل کرنے والے کانسٹیبل شہریار کو سزائے موت جبکہ فیصل اور ناصر کو عمر قید کی سزا سنائی۔ عدالت نے تینوں مجرموں کو مقتول کے قانونی ورثا کو پانچ، پانچ لاکھ روپے بطور معاوضہ ادا کرنے کا بھی حکم دیا۔ عدالت نے اپنے فیصلے میں کہا کہ مقتول غیر مسلح تھا اور مزاحمت نہیں کر رہا تھا۔ وہ اپنی رہائشی عمارت میں موٹر سائیکل کھڑی کر کے سیڑھیوں کی جانب جا رہا تھا کہ اسے دو گولیاں ماری گئیں۔ شواہد کے مطابق اس نے پولیس کی فائرنگ روکنے کے لیے ہاتھ بھی اٹھائے تھے۔ عدالت نے مشاہدہ کیا کہ فائرنگ کا واقعہ ایک گنجان آباد رہائشی سوسائٹی میں ساڑھے تین سالہ بچے کی موجودگی میں پیش آیا، جس سے علاقے کے رہائشیوں میں خوف و ہراس پھیل گیا۔ فیصلے میں کہا گیا کہ پولیس اہلکار کا فرض شہریوں کی جان و مال کا تحفظ کرنا اور صرف قانون کے مطابق طاقت استعمال کرنا ہے، تاہم شہریار نے اپنے اختیارات اور سرکاری اسلحے کا ناجائز استعمال کرتے ہوئے ایک شہری کی جان لے لی۔ عدالت کے مطابق ایسے واقعات قانون نافذ کرنے والے اداروں پر عوامی اعتماد کو نقصان پہنچاتے ہیں، اس لیے سخت اور عبرت ناک سزا ضروری ہے۔ دفاع نے مؤقف اختیار کیا تھا کہ ملزمان کو جھوٹے مقدمے میں پھنسایا گیا اور مقتول کا مجرمانہ ریکارڈ تھا۔ وکلا نے یہ سوال بھی اٹھایا کہ موٹر سائیکل پر مقتول کے ساتھ موجود اس کا دوست اسے اسپتال لے جانے کے بجائے بچے کو گھر کیوں لے گیا۔ تاہم عدالت نے یہ دلائل مسترد کرتے ہوئے کہا کہ تین مسلح پولیس اہلکاروں کی اچانک فائرنگ کے بعد گواہ کا ردعمل ایک فطری انسانی عمل تھا۔ عدالت کے مطابق دفاع مقتول کے مجرمانہ ریکارڈ سے متعلق کوئی گواہ یا دستاویزی ثبوت بھی پیش نہیں کر سکا، جبکہ واقعے کے وقت مقتول سے کوئی مشکوک چیز برآمد نہیں ہوئی تھی۔ مقدمہ تھانہ شارع فیصل میں تعزیرات پاکستان کی دفعات 302 (قتل) اور 34 (مشترکہ نیت) کے تحت درج کیا گیا تھا۔ ایف آئی آر کے مطابق عامر حسین اپنے فالج سے متاثرہ والد کے لیے ادویات لینے جا رہا تھا کہ پولیس اہلکاروں نے اسے رکنے کا اشارہ کیا۔ اس کے موٹر سائیکل نہ روکنے پر وہ نومان ایونیو اپارٹمنٹ میں داخل ہو گیا اور موٹر سائیکل سے اتر کر اپنے والدین کے گھر کی جانب جا رہا تھا کہ پولیس اہلکاروں نے فائرنگ کر دی، جس سے وہ موقع پر ہی جاں بحق ہو گیا۔

کراچی

وزیر اعلیٰ سندھ سید مراد علی شاہ نے کہا ہے کہ کراچی سیف سٹی منصوبے کے دوسرے مرحلے کے لیے چینی کمپنی ہواوے سے مذاکرات حتمی مراحل میں ہیں اور جلد کام شروع ہونے کی توقع ہے۔ چینی قونصل جنرل فینگ ڈینگ سے ملاقات میں وزیر اعلیٰ نے بتایا کہ منصوبے کے دوسرے مرحلے میں 3002 سے زائد کیمرے نصب کیے جائیں گے، جن میں نگرانی کے 870، نمبر پلیٹ اور چہرے کی



کراچی سیف سٹی منصوبے کے دوسرے مرحلے پر چینی کمپنی ہواوے سے مذاکرات حتمی مراحل میں داخل

شناخت کے 3001 اور ٹریفک قوانین کے نفاذ کے لیے 80 کیمرے شامل ہیں۔ تمام مراحل مکمل ہونے پر شہر کے 2 ہزار سے زائد مقامات پر تقریباً 10 ہزار کیمرے نصب ہوں گے۔ مراد علی شاہ نے کہا کہ کراچی جیسے بڑے شہر کے لیے جدید سیکیورٹی اور نگرانی کا نظام ضروری ہے۔ چین کے دورے میں انہوں نے ہواوے کا سیف سٹی نظام دیکھا تھا اور کراچی میں جدید کمانڈ اینڈ کنٹرول سینٹر قائم کرنے کا ارادہ ہے۔ ملاقات میں چین کے ساتھ زرعی تعاون پر بھی بات ہوئی۔ وزیر اعلیٰ نے کہا کہ سندھ میں سورج مکھی اور گندم کی پیداوار بڑھانے کے لیے چینی ٹیکنالوجی سے فائدہ اٹھانے پر گفتگو کی گئی ہے۔ انہوں نے کہا کہ حکومت موسم سرما میں سکھر بیراج اور اس کی نہروں کے باقی 100 دروازوں کی تنصیب تیز کرنا چاہتی ہے۔ چین کے دورے میں انہوں نے بیراج کے دروازے تیار کرنے والی کمپنی کا بھی دورہ کیا تھا۔ ملاقات میں سکھر اور چین کے شہر سیچانگ کے درمیان سسٹر سٹی تعلقات قائم کرنے کی تجویز بھی زیر بحث آئی۔ وزیر اعلیٰ نے کہا کہ اس تعاون سے دونوں شہروں کی جامعات، اسپتالوں اور دیگر اداروں کے درمیان روابط اور اشتراک کے مواقع پیدا ہو سکتے ہیں۔ چینی قونصل جنرل نے شنگھائی سرمایہ کاری کانفرنس کے کامیاب انعقاد پر وزیر اعلیٰ کو مبارک باد دی اور کہا کہ 400 سرمایہ کاروں کی شرکت سندھ حکومت پر اعتماد کی عکاس ہے۔ دونوں فریقوں نے مختلف شعبوں میں تعاون اور طے شدہ معاہدوں پر عمل درآمد تیز کرنے کے لیے مشترکہ مانیٹرنگ گروپس قائم کرنے پر اتفاق کیا۔

لاہور

وزیر اعلیٰ پنجاب مریم نواز نے جرائم اور امن و امان کی خراب صورتحال پر کارکردگی کے اشاریوں میں ناکام 15 اضلاع کے ڈی پی اوز اور چار ریجنل پولیس افسران (آر پی اوز) کے تبادلوں کے لیے انسپکٹر جنرل پولیس عبدالکریم کو اختیار دے دیا ہے۔ وزیر اعلیٰ کے معاون خصوصی شعیب مرزا کی تیار کردہ کارکردگی رپورٹس کے مطابق نشان زدہ اضلاع میں خواتین اور بچوں کے خلاف جرائم، خصوصاً اجتماعی زیادتی کے واقعات میں اضافہ ہوا ہے۔ متعلقہ اضلاع میں



صورت برداشت نہیں کیے جائیں گے۔ انہوں نے افسران کو کارکردگی بہتر بنانے کی ہدایت کی۔ آئی جی پولیس نے تمام ڈی پی اوز اور آر پی اوز کو آگاہ کیا ہے کہ چار ہفتے بعد ہونے والے آئندہ اجلاس میں کارکردگی کا دوبارہ جائزہ لیا جائے گا اور مقررہ اہداف حاصل نہ کرنے والے افسران کے تبادلے کیے جا سکتے ہیں۔

پنجاب میں جرائم پر قابو پانے میں ناکامی، 15 ڈی پی اوز اور 4 آر پی اوز کے تبادلوں کا فیصلہ

لیہ، لودھراں، ملتان، خانیوال، چکوال، خوشاب، میانوالی، مری، راجن پور، رحیم یار خان، وہاڑی، سرگودھا، کوٹ ادو، گجرات اور بھکر شامل ہیں۔ اجلاس میں وزیر اعلیٰ نے خواتین اور بچوں کے خلاف جرائم میں اضافے پر پولیس افسران کی سرزنش کرتے ہوئے کہا کہ ایسے واقعات کسی

کراچی

سندھ کے وزیر اعلیٰ سید مراد علی شاہ نے چوگنڈی میں اسپیشل سیکیورٹی یونٹ کے جدید ہیڈ کوارٹر اور سیکیورٹی ٹریننگ اکیڈمی کے قیام کے لیے 5.9 ارب روپے کے منصوبے کی اصولی منظوری دے دی۔ وزیر اعلیٰ نے اجلاس کی صدارت کرتے ہوئے محکمہ منصوبہ بندی و ترقی اور محکمہ داخلہ کو ماسٹر پلان کا جائزہ لے کر منصوبے کو متعلقہ فورمز کے سامنے منظوری کے لیے پیش کرنے کی ہدایت کی۔ انہوں نے متعلقہ محکموں کو منصوبے کے تمام انتظامی، تکنیکی اور مالی امور جلد مکمل کرنے اور



وزیر اعلیٰ سندھ نے 5.9 ارب روپے کی لاگت سے ایس ایس یو ہیڈ کوارٹر اور سیکیورٹی ٹریننگ اکیڈمی قائم کرنے کی منظوری دے دی۔

چوگنڈی میں جدید سیکیورٹی ٹریننگ اکیڈمی قائم ہوگی، پہلے مرحلے پر 483.4 ارب روپے خرچ ہوں گے

پہلے مرحلے پر رواں مالی سال میں کام شروع کرنے کی ہدایت بھی کی۔ مجوزہ سیکیورٹی کمپلیکس تقریباً 43.29 ایکڑ رقبے پر قائم کیا جائے گا، جہاں ایس ایس یو کے کمانڈو تربیت، رہائش اور دیگر معاون سہولیات کو ایک ہی کیمپس میں یکجا کیا جائے گا۔ منصوبے کے تحت 3 ہزار سے زائد مرد اور 300 خواتین اہلکاروں کے لیے جدید سہولیات فراہم کی جائیں گی۔ اجلاس کو بتایا گیا کہ سندھ پولیس کے موجودہ تربیتی مراکز پرانے تقاضوں کے مطابق قائم کیے گئے تھے اور جدید سیکیورٹی چیلنجز، خصوصی کمانڈو ٹریننگ، شہری جنگی صورتحال، جدید آپریشنز اور سیمولیشن بیسڈ تربیت کی ضروریات پوری کرنے کے لیے مزید سہولیات درکار ہیں۔ مجوزہ اکیڈمی میں ایس ایس یو ہیڈ کوارٹر، تعلیمی و انتظامی بلاکس، آڈیٹوریم، ریسرچ اینڈ ڈویلپمنٹ سہولیات، لائبریریاں، کمپیوٹر لیبارٹریز، کلاس رومز، انڈور اور آؤٹ ڈور فائرنگ رینجز، ٹیکٹیکل ٹریننگ کمپلیکس، سیمولیشن رومز، کامبیٹ ٹریننگ زونز، K-9 ٹریننگ سہولت، SWAT چیلنج اوبستیکل کورس، کھیلوں اور فٹنس کی سہولیات شامل ہوں گی۔ منصوبے میں پولیس اہلکاروں کے لیے رہائشی بلاکس، افسران کی رہائش گاہیں، ڈائننگ ہال، میڈیکل ڈسپنسری، کانفرنس سہولیات، اسلحہ خانہ، ڈرائیونگ سیمولیٹرز، پریڈ گراؤنڈ اور محفوظ پارکنگ بھی شامل ہے۔ ڈائننگ ہال میں بیک وقت ایک ہزار افراد کے کھانے کی گنجائش ہوگی، جبکہ انڈور اسپورٹس اور ٹریننگ کمپلیکس میں سوئمنگ پول اور جم بھی قائم کیا جائے گا۔ سیکیورٹی کے لیے CCTV کمانڈ سینٹر، کنٹرولڈ ایکسس سسٹم، واچ ٹاورز اور بم پروف بیرونی دیواریں بھی منصوبے کا حصہ ہوں گی۔ وزیر اعلیٰ کو بتایا گیا کہ منصوبے کی مجموعی تخمینی لاگت 497.9 ارب روپے ہے، جبکہ پہلے مرحلے پر تقریباً 483.4 ارب روپے خرچ ہوں گے۔ پہلے مرحلے کو آئندہ دو مالی سالوں میں مکمل کرنے کی تجویز دی گئی ہے، جبکہ ترجیحی کام شروع کرنے کے لیے محکمہ داخلہ نے ابتدائی طور پر 50 کروڑ روپے کی ری اپروپریشن کی تجویز پیش کی۔ سید مراد علی شاہ نے کہا کہ سندھ پولیس کی استعداد کار میں اضافہ حکومت کی اولین ترجیحات میں شامل ہے۔ انہوں نے کہا کہ سیکیورٹی خطرات کی نوعیت میں نمایاں تبدیلی آئی ہے، اس لیے سیکیورٹی اداروں کو جدید انفراسٹرکچر، تربیتی نظام اور خصوصی صلاحیتوں سے لیس کرنا ضروری ہے۔ وزیر اعلیٰ کے مطابق یہ منصوبہ صرف عمارتوں کی تعمیر تک محدود نہیں بلکہ سندھ کے طویل المدتی سیکیورٹی نظام میں سرمایہ کاری ہے، جس سے ادارہ جاتی صلاحیت، پیشہ ورانہ معیار اور بدلتے ہوئے سیکیورٹی خطرات سے نمٹنے کی تیاری بہتر ہوگی۔ انہوں نے محکمہ خزانہ اور محکمہ منصوبہ بندی و ترقی کو منصوبے کی تکنیکی و مالی جانچ ترجیحی بنیادوں پر مکمل کر کے رپورٹ پیش کرنے کی ہدایت کی اور متعلقہ محکموں کو پہلے مرحلے کے کام رواں مالی سال میں شروع کرنے کے لیے ضروری کارروائی فوری مکمل کرنے کا حکم دیا۔

پنجاب کا 2 ہزار ارب روپے کا معاشی منصوبہ 'پیوٹ' شروع، 8.6 ارب ڈالر برآمدات کا ہدف

لاہور

وزیراعلیٰ پنجاب مریم نواز نے جمعے کو پنجاب انوویشن فار ویلیو، ایڈوانسمنٹ اینڈ ٹرانسفارمیشن (PIVOT) پلان 29-2026 کا باضابطہ آغاز کر دیا۔ تقریباً 2 ہزار ارب روپے کے اس معاشی منصوبے کا مقصد پنجاب کو برآمدات پر مبنی صنعتی مرکز بنانا ہے۔ منصوبے کے تحت برآمدات میں 8.6 ارب ڈالر اضافے، ایک لاکھ 62 ہزار نئی براہِ راست ملازمتیں پیدا کرنے اور 10 لاکھ سے زائد خاندانوں کو معاونت فراہم کرنے کا ہدف مقرر کیا گیا ہے۔ مریم نواز نے کہا کہ حکومت صنعت، جدت، ویلیو ایڈیشن اور برآمدات پر مبنی معاشی ترقی کا نیا ماڈل متعارف کرانا چاہتی ہے۔ انہوں نے کہا کہ منصوبے پر عمل درآمد، پیش رفت اور نتائج کی باقاعدہ نگرانی کی جائے گی۔ حکومت سرمایہ کاروں کو سہولت فراہم کرے گی جبکہ صنعت اور نجی شعبہ معاشی ترقی میں مرکزی کردار ادا کرے گا۔ پیوٹ منصوبے کے تحت اسٹریٹجک ٹریڈ انہانسمنٹ پروگرام (STEP) کے ذریعے اہل کاروباری شعبوں کو صفر سے 5 فیصد شرح سود پر 300 ارب روپے کی رعایتی مالی معاونت فراہم کرنے کا منصوبہ ہے۔ مجموعی سرمایہ کاری کے فریم ورک میں 891 ارب روپے سرکاری سرمایہ کاری اور 906 ارب روپے نجی شعبے سے حاصل کرنے کا ہدف شامل ہے۔ صنعتی پیداوار، ویلیو ایڈیشن اور برآمدی صلاحیت بڑھانے کے لیے 753.7 ارب روپے مختص کیے گئے ہیں۔ توانائی کے اخراجات کم کرنے کے لیے شمسی توانائی اور بیٹری انرجی اسٹوریج سسٹمز پر 50 ارب روپے جبکہ مشینری ڈیوٹی کی واپسی کے لیے مزید 50 ارب روپے مختص کیے گئے ہیں۔ منصوبے میں ٹیکسٹائل، گارمنٹس، کھیلوں کا سامان، چمڑا، جوتے، سرجیکل آلات، لوہیات، کٹلری، اسٹیل اور سرامکس سمیت اہم صنعتی شعبوں کو ترقی دینے پر توجہ دی جائے گی۔ جدید ٹیسٹنگ لیبارٹریوں، سرٹیفکیشن سہولتوں اور صنعتی انفرااسٹرکچر کی فراہمی بھی منصوبے کا حصہ ہے۔ زرعی پیداوار کی پراسیسنگ اور ویلیو ایڈیشن کے لیے سرگودھا، خانیوال، اوکاڑہ اور بھکر میں چار خصوصی ایگرو پراسیسنگ پارکس قائم کرنے کا منصوبہ ہے۔ سیاحت، ڈیجیٹل خدمات اور ہنرمند افرادی قوت کی ترقی بھی اس حکمت عملی میں شامل ہے۔ کاروباری ماحول بہتر بنانے کے لیے ای بز اقدام کے تحت 300 سرکاری انتظامی خدمات کو ڈیجیٹل کیا جائے گا، جبکہ 2 ہزار کمپنیوں کو ای کامرس پلیٹ فارمز سے منسلک کرنے کا ہدف رکھا گیا ہے۔ منصوبے میں لیبر قوانین کو جدید بنانے، پبلک پرائیویٹ پارٹنرشپ اصلاحات اور نو پیداواری معاشی شعبوں میں سرکاری اراضی لیز پر دینے کی اسکیمیں بھی شامل ہیں۔ پیوٹ پر عمل درآمد کی نگرانی کے لیے وزیراعلیٰ کی جانب سے سینئر وزیر مریم اورنگزیب کی سربراہی میں بورڈ قائم کیا جائے گا۔ محکمہ منصوبہ بندی و ترقی میں خصوصی سیکریٹریٹ اور چیف سیکریٹری آفس میں پیوٹ سیل بھی قائم ہوگا، جبکہ ڈپٹی کمشنرز ضلعی سطح پر رابطہ افسران ہوں گے۔ تقریب سے خطاب کرتے ہوئے اسٹیٹ بینک کے گورنر جمیل احمد نے بتایا کہ جون 2026 تک چھوٹے اور درمیانے درجے کے کاروباروں کی مالی معاونت 61 فیصد اضافے کے بعد 1.1 ہزار ارب روپے تک پہنچ گئی، جس سے تقریباً 3 لاکھ 26 ہزار قرض دار مستفید ہوئے۔ انہوں نے 2028 تک اس مالی معاونت کو 2 ہزار ارب روپے اور مستفید ہونے والوں کی تعداد 7 لاکھ 75 ہزار تک پہنچانے کے اہداف بھی بیان کیے۔



نئے صوبے بنانے کی بجائے مقامی حکومتوں کو بااختیار بنانے کو ترجیح دی جائے، بیکن ہاؤس نیشنل یونیورسٹی کے سینٹر فار پالیسی ریسرچ کی ٹاسک فورس رپورٹ

لاہور

نئی صوبائی اکائیاں بنانے کے بجائے مقامی حکومتوں کو بااختیار بنانے کو ترجیح دی جائے، کیونکہ مؤثر بلدیاتی نظام نچلی سطح پر جمہوریت اور عوامی مسائل کے حل کی بنیاد ہے۔

بیکن ہاؤس نیشنل یونیورسٹی کے سینٹر فار پالیسی ریسرچ کی ٹاسک فورس رپورٹ میں آئین کے آرٹیکل A-140 اور 160 میں ترامیم، میئرز اور کونسل سربراہوں کے براہ راست انتخابات اور بلدیاتی اداروں کو انتظامی اختیارات، عملہ اور بجٹ منتقل کرنے کی سفارش کی گئی ہے۔ رپورٹ کی تقریب رونمائی سے خطاب کرتے ہوئے پنجاب اسمبلی کے اسپیکر ملک محمد احمد خان نے کہا کہ اختیارات اور وسائل صوبائی حکومتوں تک محدود رہنے کے باعث مقامی حکومتیں مؤثر کردار ادا نہیں کر سکیں۔ ان کے مطابق نئے صوبے بنانے سے بھی عوامی توقعات پوری نہیں ہوں گی، جب تک مضبوط بلدیاتی نظام قائم نہ ہو۔

رپورٹ میں تعلیم، صحت، پانی کی فراہمی، صفائی، مقامی سڑکوں، کچرا انتظام اور کمیونٹی ڈویلپمنٹ کو آئینی طور پر مقامی حکومتوں کی ذمہ داری قرار دینے کی تجویز دی گئی ہے۔

اس کے علاوہ صوبائی مالیاتی کمیشن کے ذریعے بلدیاتی اداروں کے لیے صوبائی وسائل میں کم از کم حصہ مقرر کرنے، گریڈ 16 تک کے ملازمین اور متعلقہ بجٹ مقامی حکومتوں کو منتقل کرنے اور بڑے شہروں میں ترقیاتی اداروں، واٹر اینڈ سینیٹیشن ایجنسیوں اور ماس ٹرانزٹ نظام کو میٹروپولیٹن کارپوریشنز کے ماتحت کرنے کی سفارش کی گئی ہے۔

سابق وفاقی وزیر شفقت محمود نے کہا کہ مقامی حکومتوں کو اختیارات کی منتقلی میں سیاسی عزم کی کمی بڑی رکاوٹ ہے، کیونکہ صوبائی حکومتیں سیاسی اثر و رسوخ کم ہونے کے خدشے کے باعث اختیارات نچلی سطح پر منتقل کرنے سے گریز کرتی ہیں۔



